REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57.

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P/GDP-23.

جلد ۴۱ — شمارہ ۱۵

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

ہفت روزہ بدر قادیان

شرح چندہ
سالانہ ۱۰۰ روپے
بیرونی ممالک :-
بذریعہ ہوائی ڈاک :-
۲۰ پاؤنڈ یا ۴۰ ڈالر امریکن
بذریعہ بحری ڈاک :-
دس پاؤنڈ یا ۲۰ ڈالر امریکن

ایڈیٹر :- عبدالحق فضل
نائبین :- قریشی محمد فضل اللہ، محمد نسیم خان

WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۵ شوال ۱۴۱۲ ہجری — ۹ شہادت ۱۳۷۱ ہش — ۹ اپریل

3860. Mr. Masood Ahmad, Quarter No. Bl 892-II, P.O. DHURWA, RANCHI-834004 Bihar

اخبارِ احمدیہ

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز لندن میں بخیر وعافیت ہیں۔ الحمد للہ۔

حضرت سیدہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا کے انتقالِ پُرملال کے باعث حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت پر اثر ہونا ایک فطری امر ہے۔ احباب کرام اپنے محبوب امام ہمام کی صحت وسلامتی و درازیٔ عمر کے لئے خصوصی دعائیں جاری رکھیں اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے دل کو سکونِ کامل عطا کرے اور آپ کے انقلاب انگیز مبارک دور میں اسلام کو عظیم الشان اور عالمگیر غلبہ عطا کرے اور ہر آن حضور کا حامی و ناصر ہو اور خصوصی حفاظت فرمائے۔ آمین ۔

عالمگیر جماعتِ احمدیہ کو عظیم صدمہ

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا انتقالِ پُرملال

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ ○ بلانے والا ہے سب سے پیارا اُسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

قادیان ۳ شہادت (اپریل): انتہائی افسوس اور غم سے بھرے ہوئے جذبات کے ساتھ احبابِ جماعت ہائے احمدیہ کو یہ اطلاع دی جاتی ہے کہ ہمارے محبوب امام ہمام سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی حرم محترم حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدہا ۳، ۴ اپریل کی درمیانی شب رات بارہ بجکر دو منٹ پر لندن میں اس دارِ فانی سے رحلت فرما گئیں۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ اللّٰھم اغفر لھا وارحمھا وادخلھا فی اعلیٰ علیّین۔

آج ہی بعد نمازِ جمعہ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے حضرت سیدہ ممدوحہ کی نماز جنازہ غائب پڑھائی۔ خطبہ جمعۃ الوداع میں محترم موصوف نے جب حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے انتقالِ پُرملال کی اندوہناک خبر احبابِ جماعت تک پہنچائی تو سارا ماحول غم اور افسوس میں ڈوب گیا آنکھیں اشکبار تھیں اور دل حزیں۔ بہرحال مرضی مولیٰ از ہمہ اولیٰ ع

بلانے والا ہے سب سے پیارا اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

اگرچہ حضرت سیدہ ممدوحہ کو قریب دو سال قبل حضور انور کے سفر کے دوران جرمنی میں ہارٹ اٹیک ہوا تھا اور اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے صحت عطا کی تھی لیکن اس مرتبہ کی تشویشناک علالت بالآخر آپ کی وفات کا سبب بنی۔

باوجود ناسازیٔ طبع کے صد سالہ جلسہ سالانہ کے مبارک موقعہ پر سیدنا حضور انور کے تاریخی دورۂ ہندوستان اور صد سالہ جلسہ سالانہ میں آپ کو شمولیت کی سعادت ملی۔ اس عرصہ میں پتہ کی بڑھتی ہوئی تکلیف کے باعث ۹ جنوری ۹۲ء کو حضور انور کی روانگی سے قبل ہی طبی معائنہ کے لئے لندن واپس تشریف لے گئیں۔ واپسی کے بعد دن بدن بیماری میں اضافہ ہوتا رہا۔ کچھ عرصہ سے پتہ میں پتھری اور سوزش کی تکلیف تھی۔ ایکسرے کے بعد یہ بات واضح ہوئی کہ معدہ کے منہ پر رکاوٹ کے باعث غذا انتڑیوں کی طرف نہیں جا رہی۔ چنانچہ ۲۹ جنوری کو حضرت بیگم صاحبہ کا اپریشن ہوا اور ماہر ڈاکٹروں نے معدہ کو انتڑیوں سے دوسری جگہ جوڑ کر رستہ بنا دیا۔ ۲۷ فروری کو حضرت سیدہ بیگم صاحبہ کے خون میں بڑھتے ہوئے صفرا کو نکالنے کی خاطر ایک اور چھوٹا اپریشن کیا گیا جس کے باعث یرقان کی کیفیت میں فرق پڑنے لگا۔ لیکن اچانک یکم اپریل کو محترم ڈاکٹر مرزا مبشر احمد صاحب کی طرف سے یہ اطلاع موصول ہوئی کہ حضرت سیدہ ممدوحہ کی علالت تین روز سے تشویشناک صورت اختیار کر گئی ہے بالآخر آج آپ کی وفات کی افسوسناک اطلاع ملی۔

حضرت سیدہ آصفہ بیگم صاحبہ کی ولادت باسعادت ۱۳ جنوری ۱۹۳۵ء کو قادیان میں ہوئی۔ آپ محترم صاحبزادہ مرزا رشید احمد صاحب خلف حضرت مرزا سلطان احمد صاحب اور سیدہ امۃ السلام صاحبہ بنت حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب قمر الانبیاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بیٹی تھیں۔ اس لحاظ سے آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑپوتی اور پڑنواسی تھیں۔ آپ کی شادی سیدنا حضرت مرزا طاہر احمد صاحب (خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ) کے ساتھ ۹ دسمبر ۱۹۵۷ء کو ہوئی۔ آپ کا بابرکت وجود سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود رضی اللہ عنہ کی بہو ہونے کے لحاظ سے اور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی رفیقۂ حیات ہونے کے اعتبار سے ان "خواتینِ مبارکہ" کے مقدس زمرہ میں شامل ہے جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہاماً فرمایا تھا کہ "تیرا گھر برکت سے بھرے گا اور میں اپنی نعمتیں تجھ پر پوری کروں گا اور خواتینِ مبارکہ سے جن میں سے تو بعض کو اس کے بعد پائے گا تیری نسل بہت ہوگی۔" (اشتہار ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء) حضرت سیدہ ممدوحہ کو قریباً ۳۵ سال تک حضور انور کے ساتھ عرصۂ زوجیت گذارنے کا موقعہ ملا۔ جن میں سے دس سال ایک خلیفہ کی بیوی ہونے کا شرف حاصل رہا۔ اس عرصہ میں جو عظیم ذمہ داریاں آپ پر رہیں وہ بدرجہ خلوص، ہمت، صبر اور شکر کے ساتھ آپ نے ادا کیں۔ سیدنا حضرت امیر المومنین جب ۳۰ اپریل ۱۹۸۴ء کو ہجرت فرما کر ربوہ سے لندن تشریف لے گئے تو آپ کو بھی حضور انور کے ہمراہ اس تاریخی ہجرت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس دورِ ابتلاء میں جو نیک اور پاک نمونہ آپ نے دکھایا وہ یقیناً آپ کے شایانِ شان اور ہم سب کے لئے باعثِ ازدیادِ ایمان ہے۔ آپ کو حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ہمراہ دنیا کے مختلف ممالک کے دورے کرنے کی سعادت بھی نصیب ہوئی۔ اور اس طرح مستورات و لجنہ کی تربیت و رہنمائی کے اہم فرائض بھی آپ نے حضور انور کی معاونِ خاص اور دستِ راست ہونے کی حیثیت سے نہایت محنت اور جانفشانی سے ادا کئے۔ آپ کو اللہ تعالیٰ نے درجِ ذیل مبارک اولاد عطا فرمائی :-

مکرمہ صاحبزادی شوکت جہاں صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا سفیر احمد صاحب۔
مکرمہ صاحبزادی فائزہ لقمان صاحبہ بیگم محترم صاحبزادہ مرزا لقمان احمد صاحب۔
مکرمہ صاحبزادی یاسمین رحمٰن مونا صاحبہ اور مکرمہ صاحبزادی عطیۃ المجیب طوبیٰ صاحبہ۔

حضرت سیدہ مرحومہ کی اندوہناک وفات حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ، آپ کی صاحبزادیوں دامادوں، خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور تمام جماعت کے لئے (باقی صفحہ ۱۲ پر)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے۔ پرنٹر و پبلشر نے فضلِ عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائیٹر :- نگران بورڈ بدر قادیان۔

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۹ر شہادت ۱۳۷۱ ہش

جنوبی افریقہ کے سفید فام باشندوں کا قابلِ تعریف فیصلہ

جنوبی افریقہ میں ۱۸ر مارچ کو ۶۹ فیصد سفید فام باشندوں نے نسلی امتیاز کے خاتمے کے حق میں ووٹ دیئے جس کے نتیجہ میں اُمید ہے کہ اب سیاہ فام باشندوں کو بھی برابر کے حقوق دیئے جائیں گے۔ اور آئندہ بننے والی حکومت میں ان کے نمائندگان بھی شامل ہوں گے۔ اس طرح مسٹر نلسن منڈیلا اور اُن کے ساتھیوں کی قربانیاں رنگ لائیں۔ اور برسوں سے خون خرابے کے چل رہے دَور کا خاتمہ ہوگیا۔

جنوبی افریقہ میں ایک عرصہ تک سیاہ فام باشندوں کے حقوق کو دبایا جاتا رہا ہے۔ باوجود اکثریت میں ہونے کے نہ تو حکومت میں ان کا حصّہ تھا اور نہ ہی اعلیٰ سرکاری عہدوں پر وہ فائز تھے۔ بالمقابل اس کے نہایت ظالمانہ سلوک اُن سے جاری رہا۔ بالآخر سیاہ فام باشندوں نے اس ظلم کے خلاف آواز اٹھائی اور عرصہ تک وہ قربانیاں دیتے رہے۔ اِس سلسلہ میں اُن کے لیڈر نلسن منڈیلا کو اور ان کے کئی دوسرے ساتھیوں کو قید وبند کی صعوبتیں بھی برداشت کرنی پڑیں۔

اب وہاں کے سفید فام صدر فریڈرک ڈی کلرک نے نلسن منڈیلا کو رہا کر کے اس تاریخی ریفرینڈم کے عمل کو شروع کیا۔ انہوں نے ایسا کرکے یقیناً جُرأت اور جوانمردی کا ثبوت دیا ہے۔ کیونکہ ایسا کرنا ان کے لئے خطرناک بھی ثابت ہوسکتا تھا۔ اگر نسلی امتیاز کے حامی اِس ریفرینڈم میں کامیابی حاصل کرلیتے تو صدر فریڈرک کو اپنی کُرسیٔ صدارت سے ہاتھ بھی دھونا پڑ سکتے تھے ــــ!

جنوبی افریقہ کے سفید فام باشندوں کا یہ قدم یقیناً قابلِ تحسین ہے۔ اِس طرح کرکے جہاں انہوں نے اپنے سیاہ فام بھائیوں کے دِل جیت لئے ہیں وہاں خود اپنے لئے بیرونی دُنیا میں نیک نامی کی شمع روشن کی ہے۔ خدا کرے کہ یہ قدم صحتِ نیّت کے ساتھ ایک مثبت قدم ہو۔ اور اس سے جنوبی افریقہ کے سیاہ فام باشندوں کو عملی طور پر بھی یکساں حقوق مِل سکیں۔ جنوبی افریقہ کی یہ خوشکن تبدیلی بھارت سمیت تمام انصاف پسند قوموں کی فتح ہے۔

یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ مذہبِ اسلام کو یہ فخر حاصل ہے کہ اس نے سب سے پہلے رنگ ونسل، علاقہ و زبان، حسب ونسب اور چھوت چھات کے خلاف آواز اُٹھائی ہے۔ اور تمام بنی نوعِ انسان کو خدا کی اس سرزمین میں برابر کا درجہ عطا کیا ہے۔ خالق کائنات نے قرآن مجید میں فرمایا ہے

یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰکُمْ مِّنْ ذَکَرٍ وَّ اُنْثٰی وَجَعَلْنٰکُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآئِلَ لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَکْرَمَکُمْ عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ ؕ اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ○ (الحجرات: ۱۴)

ترجمہ:- اے لوگو! ہم نے تم کو مرد اور عورت سے پیدا کیا ہے اور تم کو کئی گروہوں اور قبائل میں تقسیم کر دیا ہے (کوئی کالا ہے کوئی گورا ہے کوئی مشرقی ہے کوئی مغربی ہے کوئی عربی ہے کوئی عجمی ہے، یہ صرف اِس لئے ہے کہ) تاکہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ (ان چیزوں سے کوئی فخر قائم نہیں ہوتا، ایک دوسرے پر فضیلت کا اظہار نہیں ہوتا بلکہ) اللہ کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزّز وہی ہے جو سب سے زیادہ متّقی ہے۔ اللہ یقیناً بہت علم رکھنے والا اور بہت باخبر ہے۔

سرورِ کائنات فخرِ موجودات حضرت محمد مصطفٰے صلّی اللہ علیہ وسلّم کے ارشاداتِ گرامی اور آپ کا اُسوۂ حسنہ مذکورہ ارشادِ ربّانی کے عین مطابق تھا۔ آپ نے تمام زندگی اپنے صحابہؓ کو رنگ ونسل؛ علاقہ و زبان کی تفریق کے خلاف تعلیم دی ہے۔ حضرت بلالؓ جو ایک حبشی تھے آپ انہیں سیّدنا بلال کہہ کر پکارتے۔ جب کہ اُس زمانہ کے عرب لوگ حبشی تو درکنار کسی بھی عجمی کو خاطر میں نہیں لاتے تھے۔ اُسی بلال حبشیؓ کو جو گندے کپڑوں میں ملبّس اور پسینے کی بدبُو سے بھرا ہُوا ہوتا تھا آپؐ اپنے سینۂ مبارک سے نہایت شفقت اور پیار سے لگا لیتے تھے۔ اور فتحِ مکّہ کے دن عربوں کو اِسی بلالِ حبشی رضی اللہ عنہ کے جھنڈے تلے امان نصیب ہوئی۔ یہی شفقتیں اور محبّتیں رُوم کے صُہیبؓ اور ایران کے سلمان رضی اللہ عنہ کو حاصل تھیں۔ حضرت سلمان رضی اللہ عنہ وہ صحابی ہیں جن کے متعلق سرورِ کائناتؐ نے فرمایا تھا "سَلْمَانُ مِنَّا" کہ سلمانؓ ہم میں سے ہے۔ گویا آپ کو اپنے خاندان کا فرد قرار دیا تھا۔

رسولِ مقبول صلّی اللہ علیہ وسلّم کا حجۃ الوداع کا تاریخی خطاب جس میں آپؐ نے انسانی حقوق کے مکمّل اسلامی منشور کو بیان فرمایا ہے، رہتی دنیا تک سُنہری حرُوف میں لکھا جائے گا۔ ۹ر ذی الحجۃ کو عرفات کے میدان میں ایک لاکھ سے زائد انسانوں کے جمِ غفیر کو خطاب کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا:-

"آج جاہلیت کے تمام دستور میں اپنے پاؤں تلے روندتا ہوں۔ اَے لوگو! تمہارا ربّ ایک ہے۔ اور تمہارا باپ بھی ایک تھا۔ سُنو! کسی عربی کو غیر عربی پر کوئی فضیلت نہیں اور نہ غیر عربی کو عربی پر کسی قسم کی کوئی فوقیت ہے۔ نہ سُرخ کو سیاہ پر نہ سیاہ کو سُرخ پر۔ سوائے تقویٰ کے..... تمہارے خون تمہارے اموال اور تمہاری عزّتیں ایک دُوسرے پر حرام ہیں۔"

اللہ تعالےٰ اہلِ دُنیا کو مساواتِ اسلامی کی اس سُنہری تعلیم کے پیچھے چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ کیونکہ اسی میں امن ہے اور اسی میں عافیت ہے۔

وَبِاللّٰہِ التَّوْفِیْقُ ۞

(منیر احمد خادم)

جذباتِ مومن خدا تعالیٰ کے حضور!

(۱)

صبر کی طاقت بھی دے اور حوصلے کو کر بلند
گر خدایا امتحاں کچھ سخت ہیں میرے لئے

ہچکولے کھا رہا ہوں تیز و تُند طوفان میں
قائم رکھ میرے قدم مشکل نہیں تیرے لئے

(۲)

آج تک تو ساتھ میرا تُو سدا دیتا رہا
ہر بھنور میں عافیت سے تُو بچا لیتا رہا

کیسے مانوں ساتھ میرا چھوڑ جائے گا تُو اَب
جب کبھی گرنے لگا میں تُو بچا لیتا رہا

(۳)

چشم پوشی، مغفرت، تیرا رہا مجھ سے سُلوک
ہر قدم پر تیری رحمت کے ملے مجھ کو مُلوک

تیری بے پایاں عنایت اور تیرے کرم سے
لمحہ لمحہ تیری ہستی کے ملے مجھ کو ثبوت

○

(خواجہ عبدالمومن۔ اوسلو۔ ناروے)

خطبہ جمعہ

میں تو تمام اللہ والوں کو خوشخبری دیتا ہوں کہ جب وہ کسی کی زندگی بنائیں گے تو خدا ان کی ایک اور زندگی بنا دے گا

آپ اپنی ذات کو چمکائیں اور خوب سجائیں یہاں تک کہ آپ لوگوں کیلئے دلکشی کا موجب بن جائیں تا کہ آپ صحیح معنوں میں شاہد بن سکیں

آپ کو اپنی صفات دوسروں کی طرف منتقل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنی ہو گی ایسے سراج بننا ہو گا جو آگے چراغ روشن کر سکیں

از سیدنا حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ ۲۸ تبلیغ (فروری) ۱۳۷۱ ہش ۱۹۹۲ء بمقام مسجد فضل لندن

نوٹ:۔ محترم منیر احمد صاحب جاوید دفتر P.S. کا مرتب کردہ درج ذیل خطبہ جمعہ ادارہ بدر اپنی ذمہ داری پر شائع کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے (ادارہ)

تشہد و تعوذ کے بعد حضور انور نے سورۃ فاتحہ اور پھر سورۃ الاحزاب کی درج ذیل آیات کریمہ کی تلاوت فرمائی:۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ۝ وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ ؕ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ۝ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚۖ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ۝ يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ۝ وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا ۝ وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِيْنَ بِاَنَّ لَهُمْ مِّنَ اللّٰهِ فَضْلًا كَبِيْرًا ۝ وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ وَالْمُنٰفِقِيْنَ وَدَعْ اَذٰىهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ۝

(سورۃ احزاب۔ آیات ۴۲ تا ۴۹)

اس کے بعد حضور انور نے فرمایا:۔

یہ آیات جو سورۃ احزاب سے لی گئی ہیں اور جن کی میں نے آپ کے سامنے تلاوت کی ہے۔ یہ آیت خاتم النبیین سے معاً بعد واقع ہیں اور ان کا

آیت خاتم النبیین

کے مضمون سے گہرا تعلق ہے۔ ان کا تشریحی ترجمہ یوں ہے کہ اے وہ لوگو جو ایمان لائے ہو اللہ تعالیٰ کا بہت ذکر کرو۔ کثرت سے خدا تعالیٰ کا ذکر کرو اور ذکر کیا کرو۔ وَسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا یہاں تک کہ سوتے، جاگتے صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کیا کرو۔ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا کا لفظی ترجمہ تو یہ ہے کہ صبح بھی اور شام بھی مگر محاورہ میں جب ہم صبح و شام کہتے ہیں تو جیسے اردو میں دوام کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے ویسے عربی محاورہ میں بھی بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا کا یہ مطلب نہیں کہ صبح کر لیا کرو اور پھر شام کو بلکہ دن رات صبح و شام خدا کی یاد کیا کرو اور تسبیح کیا کرو۔ هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَمَلٰٓئِكَتُهٗ۔ یہ وہ خدا ہے، وہ اللہ ہے جو تم پر سلام بھیجتا ہے اور تم پر صلوٰۃ بھیجتا اور اس کے فرشتے بھی اس کی متابعت میں ایسا ہی کرتے ہیں۔ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ تاکہ وہ تمہیں اندھیروں میں سے روشنی کی طرف نکال لائے وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا۔ اور وہ مومنوں پر بہت ہی رحم کرنے والا ہے۔ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ جس دن وہ اپنے رب سے ملیں گے تحفۃً ان کو سلام کہا جائے گا۔ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا۔

اور اللہ تعالیٰ نے ان کے بہت ہی معزز اجر تیار فرما رکھا ہے۔ اے نبی! اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا۔ ہم نے تجھے شاہد بنا کر بھیجا اور مبشر بنا کر بھیجا اور نذیر بنا کر بھیجا یعنی ان قوموں پر جن کو تو مخاطب کر رہا ہے ان پر بھی تجھے گواہ بنایا اور کیونکہ تو تمام عالمین کا پیامبر ہے اس لئے تمام عالمین پر تجھے گواہ بنا کر بھیجا گیا اور جیسا کہ قرآن کریم کی دوسری آیات سے ثابت ہے تمام انبیاء پر بھی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم شاہد ہیں تو شَاهِدًا کا مطلب یہ ہو گا کہ اے وہ نبی جسے ہم نے سب مخاطبین کے لئے تمام جہانوں کے لئے اس زمانہ کے لئے بھی اور اگلے زمانوں کے لئے بھی اور پہلے انبیاء کے لئے بھی اور آئندہ آنے والوں کے لئے بھی گواہ بنا کر بھیجا ہے۔ وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا۔ اور خوشخبریاں دینے والا اور ڈرانے والا۔

گواہ سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو ان پر نگران مقرر فرمایا۔ یہاں یہ وضاحت ضروری ہے کہ وہ جو پہلے گزر گئے اور وہ جو بعد میں آنے ہیں یعنی حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد جنہوں نے پیدا ہونا ہے اور وہ جو اس زمانے میں تھے مگر ان پر آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی براہ راست ذاتی نظر نہیں تھی ان پر آپ کیسے گواہ ٹھہرے یا گواہ ٹھہرائے گئے تو اس کا مطلب ہے کہ گواہ سے مراد ایسی کسوٹی ہے جس پر کسی دوسرے کے اعمال اور سچائی کو پرکھا جاتا ہے۔ گواہ جو گواہی دیتا ہے کہ فلاں شخص نے جرم کیا یا فلاں شخص معصوم ہے اس کی گواہی سے اس کے اعمال کی برائی یا اچھائی ثابت ہوتی ہے اور اس کے نتیجہ میں ویسا ہی سلوک کیا جاتا ہے تو نبی کی گواہی سے مراد یہ ہے کہ نبی کے اعمال، اس کے اخلاق، اس کے اسوۂ حسنہ پر ان لوگوں کو پرکھا جائیگا اور اس پہلو سے آپ کا تمام ماضی پر بھی تعلق ہے یعنی

تمام انبیاء کی سچائی کے آپؐ گواہ ہیں

آپ کی کسوٹی پر انبیاء کی صداقت کو اور ان کے مرتبے اور مقام کو پرکھا جائے گا۔ اب دیکھئے اس بات کا آیت خاتم کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔ خاتم کا معنی ہے، تصدیق کرنے والا تو تصدیق گواہ کیا کرتا ہے۔ اور اگر وہ پختہ تصدیق ہو تو مہر کے ذریعہ اس کا مزید اثبات ہوتا ہے ورنہ بنیادی طور پر تصدیق اور گواہی ایک ہی چیز کے دو نام ہیں تو خاتم سے مراد یہ ہوئی کہ ایسا گواہ آیا جو اگلوں پچھلوں، اس زمانے اور اس زمانے سے تعلق رکھنے والوں کے لئے اور تمام جہانوں کے لئے ایک کسوٹی بنا دیا گیا۔ اس کے اعمال، اس کے اخلاق، اس کی نصیحتیں، اس کی ہدایات پر تمام گزشتہ انبیاء کے اعمال بھی پرکھے جائیں گے اور ان کے مقامات کی تعیین کی جائے گی اور آئندہ آنے والوں کے لئے بھی، اور اس زمانے میں بھی ان سب کے جو خدا کے حضور کسی رنگ میں جوابدہ ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے نمونے کے مطابق اور اس کے پیش نظر فیصلہ کیا جائے گا کہ وہ کس مرتبہ اور مقام سے

تعلق رکھتے ہیں بخشش کے لائق ہیں یا سزاوار تو شَاھِدًا سے مراد یہ ہے جس کا گہرا تعلق لفظ خاتم سے ہے۔

وَمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا۔ ان معنوں میں جب کوئی شاہد بنتا ہے تو بعضوں کے لئے وہ خوشخبریاں لے کر آتا ہے اور بعضوں کے لئے وہ انذار لے کر آتا ہے یعنی ان کو ڈراتا ہے جس کا مطلب دو طرح سے ہے۔ وہ جو گزر گئے یا جن تک براہ راست آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی رسائی نہیں ہوئی ان کے متعلق تو تبشیر اور نذیر کا معاملہ انکی عاقبت سے تعلق رکھتا ہے۔ وہ خوش نصیب ہیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ کے مطابق بخشش کے لائق ٹھہرائے گئے اور وہ بدنصیب ہیں جو اس امتحان پر پابن نہیں ہو سکے۔ اس پر پورا نہیں اتر سکے تو ان کے لئے بشارت اور ڈرانا، یہ دونوں چیزیں اس دنیا میں فائدے کا موجب تو نہیں بن سکتیں لیکن ان کے انجام کے متعلق گواہ بن جاتی ہیں لیکن بہت سے ایسے لوگ ہیں جن تک نصیحت پہنچتی ہے اُن کے لئے بشیر اور نذیر ہونے کا مضمون یہ ہے کہ اگر تم ایسا کرو گے تو تمہارے لئے خوشخبریاں مقدر ہیں۔ اگر تم ایسا نہیں کرو گے تو تمہارے لئے بہت بڑی رسوائیاں اور ذلتیں اور عذاب اور نامرادیاں ہیں تو بشیر اور نذیر کا مضمون اس دنیا پر ہمارے اعمال کی اصلاح کی خاطر بھی استعمال ہوتا ہے اور اس دنیا پر ہمارے اعمال کے عواقب کو ظاہر کرنے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے۔ بعد ازاں فرمایا: وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ۔ اور ہم نے تجھے داعی الی اللہ بنایا ہے۔ بِاِذْنِہٖ: اللہ کے حکم سے۔ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔ اور ایک روشن چراغ بنایا جو دوسرے چراغوں کو بھی روشن کرنے والا ہے۔

جہاں تک یہ داعی الی اللہ کا محاورہ ہے ممکن ہے کسی اور نبی کے متعلق بھی ایسا محاورہ استعمال ہوا ہو لیکن میری نظر سے نہیں گزرا۔ یہ ایک ایسا محاورہ ہے جس کو حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے لئے گویا خاص کیا گیا حالانکہ ہر نبی اور ہر نبی کا متبع داعی الی اللہ ہوتا ہے۔ دوسرے معنوں میں تو ضرور انبیاء کے متعلق یہ لفظ ملتے ہیں لیکن اس ترکیب کے ساتھ کہ اے نبی! تو داعی الی اللہ ہے اُسے مخاطب کر کے لقب کے طور پر میرا مطلب ہے کہ کسی نبی کے متعلق میں نے یہ لفظ نہیں پڑھا کہ خدا نے اُسے اس لقب سے نوازا ہو کہ تجھے میں داعی الی اللہ بناتا ہوں اور تجھے داعی الی اللہ مقرر کیا جاتا ہے۔ بِاِذْنِہٖ، اللہ کے حکم سے۔ داعی الی اللہ تو سب ہیں لیکن تو ایک ایسا داعی الی اللہ ہے جسے خصوصیت کے ساتھ خدا کے اذن کے ساتھ دعوت پر مقرر فرمایا گیا۔ یہ لقب خصوصیت سے حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے اعزاز کے لئے اور آپ کے اعلیٰ مرتبہ کے اظہار کے لئے استعمال ہوا ہے۔ یہاں بِاِذْنِہٖ نے ایک اور معنی بھی پیدا کر دیا اور وہ یہ ہے کہ بہت سے ایسے کام ہیں جو انسان کے بس میں نہیں ہوتے اور ان کی طاقت سے باہر ہو جاتے ہیں۔ اُس حد سے پرے دعاؤں کے اعجاز کا مضمون شروع ہوتا ہے اور وہ طاقتیں جو انسان کو میسر نہیں کیونکہ خدا تعالیٰ کو میسر ہیں اس لئے اپنے بندوں کو وہ بعض دفعہ ایسے کاموں کے لئے کہتا ہے جو بظاہر ناممکن ہیں مگر خدا کی طاقت کے شامل ہونے سے وہ ظاہر ہو جاتے ہیں اور دنیا سمجھتی ہے کہ یہ خدائی کام تھا جو ایک بندے سے سرزد ہوا مگر انبیاء اس بات کی وضاحت کرتے ہیں کہ ہماری طاقت نہیں ہے۔ یہ اللہ کے حکم سے ایسا ہوا۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جہاں مُردوں کو زندہ کرنے کا ذکر ہے اور معجزے دکھانے کا ذکر ہے وہاں وہ ساتھ ساتھ یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے حکم سے۔ اللہ کے حکم سے۔ میرا اس میں کوئی دخل نہیں، تو داعی الی اللہ کا کام عام حالات میں آسان دکھائی دیتا ہے۔ مگر نتیجہ پیدا کرنے کے لحاظ سے بہت مشکل کام ہے کیونکہ دراصل یہ مُردے کو زندہ کرنے والا کام ہے اور جیسا کہ حضرت مسیح کے مُردوں کو زندہ کرنے کے مضمون کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے اِذْنِہٖ کی وضاحت فرما دی اسی طرح حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو بھی مُردوں کو زندہ کر دینے والا قرار دیا اور بیان فرمایا اور یہ وہی مضمون ہے جس کی طرف اشارہ ہے۔ آپ کیسے مُردوں کو زندہ کرتے تھے؟ دعوت الی اللہ کے ذریعہ اور جب دعوت الی اللہ کے ذریعہ مُردوں کو زندہ کرتے تھے تو اللہ کے اذن سے ایسا ہوا کرتا تھا ورنہ روحانی مُردوں کو زندہ کرنا انسان کے بس کی بات نہیں۔

وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔
خود نور روشن نائب ہی

لیکن روشن کرنے کی صلاحیت بھی رکھتے ہیں اور یہ وہ مضمون ہے جس کا لفظ خاتم سے گہرا تعلق ہے۔ خاتم اُس مُہر کو کہتے ہیں جس میں کچھ تصویر کندہ ہو یا الفاظ کندہ ہوں اور اس میں یہ صلاحیت ہو کہ وہ جس چیز پر لگے اس میں اپنی جیسی شکل کے نشان پیدا کر دے، اپنی جیسی شکل کے نقوش پیدا کر دے۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا خاتم قرار دیا جانا آپ کے فیوض کو بند کرنے کی طرف اشارہ نہیں بلکہ تمام فیوض کے جاری کرنے کی طرف کھلی دلالت ہے یعنی خاتم سے مراد یہ ہے کہ جو اپنے آثار کو دوسرے میں پیدا کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔ یہ رجولیت کی نشانی ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ کوئی شخص نامراد اور ناولد نہیں ہے۔ بلکہ اس میں یہ صلاحیت ہے کہ وہ آگے اپنے جیسے انسان پیدا کر سکے۔ اپنے جیسے مرد پیدا کر سکے۔ پس چونکہ آیت خاتم النبیین کا پس منظر یہی بیان ہوا کہ دشمن آپ کو لاولد کہتے تھے یعنی کسی مرد کا والد نہ ہونے کی وجہ سے گویا آپ کی نسل کے منقطع ہونے پر دلالت کرتے ہوئے آپ کے لئے بعض سخت الفاظ استعمال کیا کرتے تھے جن کا

______ قرآن کریم میں ذکر ہے تو اس پس

منظر میں جب آپ لفظ خاتم کو پڑھتے ہیں تو یہ بات صاف دکھائی دیتی ہے کہ جو جو الزامات ہیں جو جو پس منظر بیان کیا گیا ہے اس سب کی نفی فرمائی جا رہی ہے اور نفی ان معنوں میں فرمائی جا رہی ہے کہ دنیاوی لحاظ سے اگرچہ بظاہر تو مَردوں کا باپ نہیں لیکن اے محمد! ہم نے تجھے خاتم بنا دیا۔ تجھ میں وہ صفات حسنہ پیدا کیں جو آگے تو دوسروں میں پیدا کر سکتا ہے اور روحانی میدان کے تیرے جیسے مرد تجھ سے پیدا ہوں گے۔ اور بکثرت پیدا ہوں گے۔ اسی مضمون کو دَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ میں بیان فرمایا گیا اور سِرَاجًا مُّنِیْرًا میں بیان فرمایا گیا۔ تو روشن چراغ ہے۔ ایسا چراغ جو دوسرے اندھے چراغوں کو بھی روشن کر سکتا ہے اور ایک کی بجائے دو تین چار پانچ شمعیں روشن ہوتی چلی جائیں گی اور اس طرح کثرت کے ساتھ تیرا نور دنیا میں پھیل جائے گا۔

اس مضمون کی تائید میں اس سے پہلے جو آیات گزری ہیں وہ بہت بڑی گواہ بن جاتی ہیں کیونکہ خاتم النبیین کی آیت کے معاً بعد خدا تعالیٰ نے یہ نصیحت فرمائی ہے کہ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوا اللّٰہَ ذِکْرًا کَثِیْرًا ۔ یہ ایک ایسا مضمون بیان ہوا ہے جس کے نتیجہ میں مومنوں پر واجب ہو گیا ہے کہ اب کثرت سے اللہ کا ذکر کرو۔ وَسَبِّحُوْہُ بُکْرَۃً وَّاَصِیْلًا۔ اور دن رات خدا تعالیٰ کی تسبیح کرو۔ اس مضمون کا ولادت کے ساتھ تعلق ہے۔ ایسی ولادت کے ساتھ تعلق ہے جو بہت عظیم الشان ہو اور اعجازی رنگ رکھتی ہو اور خاتم النبیین کا مضمون ان دو باتوں کے درمیان بیان ہوا۔ ایک طرف دشمن کا اعتراض کہ تم جیسے کسی مرد کا باپ نہیں اس طرح بیان فرما دیا گیا کہ اس اعتراض کی بے حقیقی کو بڑے ساتھ ظاہر کر دیا گیا دشمن کہتا تھا کہ مَردوں کا باپ نہیں۔ خدا تعالیٰ نے اس اس کا ذکر اس طرح فرمایا کہ ہاں تم جیسے مَردوں کا باپ نہیں اور تم جیسے مَردوں کا باپ ہوتا عزت کا نہیں ذلت کا موجب ہے، رسوائی کا موجب ہے، نامرادی کا موجب ہے۔ ایسی ناپاک نسلیں چھوڑ کر جانے والا جو تمہاری جیسی نسلیں بھی ہوں ہرگز کسی فخر کے لائق نہیں، کسی فخر کا حقدار نہیں تو دیکھیں اس اعتراض کو کیسے پیارے رنگ میں بیان فرمایا۔ مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ۔ ہاں ہاں یہ درست ہے کہ محمد تم جیسے مَردوں کا باپ نہیں ہے۔ وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ ہاں اللہ کا رسول ہے اور رسول پیدا کرنے والا باپ ہے۔ ایسا باپ ہے جو کثرت سے ایسے انعام یافتہ لوگ پیدا کر سکتا ہے، کرتا رہا ہے اور کرے گا جن کی شان نبوت تک پہنچتی ہے اسی مضمون کو اگلی آیات میں ایک اور رنگ میں یہ بتانے کے لئے بیان فرما دیا گیا کہ یہاں عظیم الشان روحانی ولادت کی خوشخبری دی جا رہی ہے۔ ایک تو روحانی لحاظ سے عام پیدائش ہے۔ وہ لوگ کثرت سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم نے مُردے زندہ فرمائے اور

صحابہؓ میں نبوت کی شان رکھنے والے

بڑے بڑے عظیم صحابہؓ پیدا ہوئے لیکن اس کے بعد وہ کسی خصوصی ولادت کا بھی ذکر ہے۔ چنانچہ اس طرز بیان کی وضاحت کے لئے میں سورۃ آل عمران کی

بیالیسویں آیت آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔ اس آیت سے پہلے اللہ تعالیٰ بیان فرما رہا ہے کہ حضرت زکریا ؑ نے جب خدا تعالیٰ سے نشان کے طور پر ایک بیٹا ایسی عمر میں مانگا جبکہ بظاہر بیٹا عطا نہیں ہو سکتا اور انسانی خواہش اور صلاحیتیں معطل ہو چکی ہوتی ہیں اور ان میں کسی قسم کی اولاد پیدا کرنے کی استطاعت باقی نہیں رہتی بال سفید ہو گئے۔ ہڈیاں گل گئیں۔ بڑھاپا سر پر چڑھ گیا۔ یہ کیفیت اللہ تعالیٰ نے بیان فرمائی ہے تو اس کے بعد خدا تعالیٰ نے خوشخبری دی کہ اللہ تعالیٰ تجھے ایک عظیم بیٹا عطا فرمائے گا۔ اس پر متعجب ہو کر حضرت زکریا نے یہ عرض کیا کہ اے خدا! اگر یہ بات ہے تو مجھے کوئی نشان عطا کر کس طرح مجھے یقین ہو کہ ایسا ممکن ہے۔ میں کیا ترکیب کروں؟ کیا مجھ پر واجب ہے جس کے بعد مجھے تسلی ہو کہ ہاں اس کے نتیجہ میں وہ عظیم الشان بیٹا جو موعود بیٹا ہے مجھے عطا کیا جائیگا اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قَالَ اٰیَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَةَ اَیَّامٍ اِلَّا رَمْزًا ؕ کہ آئندہ تین دن تو بنی نوع انسان سے کلیتہً تعلق توڑ کر محض خدا کی یاد میں مصروف ہو جا۔ یعنی آئندہ تین دن ایک قسم کا تبتل اختیار کر لے۔ اپنے ساتھیوں، دوستوں، عزیزوں کسی سے بات نہ کر۔ اشارۃً ان سے کہہ دے کہ میرے یہ ایام اللہ کے لئے خاص ہیں اور میں ان ایام میں تمہیں کسی پہلو سے شامل نہیں کرنا چاہتا۔ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ كَثِيْرًا ۔ اور کثرت سے اللہ کا ذکر کر۔ وَسَبِّحْ بِالْعَشِيِّ وَالْاِبْكَارِ ۔ اور رات دن اس کی تسبیح کر۔

اب دیکھیں بعینہٖ وہی مضمون ہے جو آیت خاتم النبیین کے معاً بعد بیان فرمایا گیا۔ وہاں نبوت کے بند ہونے کی خبر نہیں بلکہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی روحانی نسل میں سے ایک عظیم الشان نبی کے پیدا ہونے کی خوشخبری دی گئی ہے اور اس مضمون کو یہ دعا ثابت کرتی ہے جو اس کے معاً بعد رکھی گئی کہ یٰاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِیْرًا ۔ یہ وہی دعا ہے جو اللہ تعالیٰ نے خود الہاماً حضرت زکریا ؑ کو سکھائی اور اس بات کے نشان کے طور پر کہ اس دعا کے بعد یقیناً اللہ تعالیٰ پھر رجوع برحمت فرماتا ہے اور روحانی اولاد عطا فرمایا کرتا ہے۔ اسی دعا کو خاتم النبیین کی آیت کے بعد مومنوں کو کثرت سے کرنے کی ہدایت فرمائی جس کا مطلب یہ ہے۔ کثرت سے خدا کو یاد کرو اور دن رات صبح و شام اس کی تسبیح کیا کرو۔ اس کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ تم پر مزید سلامتیاں بھیجے گا جو پہلے ہی تم پر درود اور سلام بھیج رہا ہے اور اس کے فرشتے بھی۔ پس حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے کسی عظیم الشان کوثر کا یہاں ذکر ہے اور میرے نزدیک خاتم کا مضمون اور کوثر کا مضمون دراصل ایک ہی چیز کے دو نام ہیں، دو طرز بیان ہیں لیکن بنیادی طور پر بات یہی ہے کہ فیض مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم ناپیدا کنار ہے اس کی حدبندی ممکن نہیں۔ نہ مراتب کے لحاظ سے حدبندی ممکن ہے نہ زمانے کے لحاظ سے نہ جگہ کے اعتبار سے۔ پس وہ کون و مکان اور وقت کی قید سے آزاد بالاتر ایک مرتبہ ہے جو ایسا فیض ہے جو ہر حالت میں پہلوں کو بھی پہنچ سکتا تھا اور پہنچا۔ اس زمانے کے لوگوں کو بھی پہنچ سکتا تھا اور پہنچا اور آئندہ بھی پہنچتا رہے گا اور یہ فیض ایک عظیم الشان وجود کی صورت میں بھی ظاہر ہونے والا ہے جسے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا عظیم روحانی فرزند قرار دیا جا سکتا ہے۔

اس تشریح کے بعد اب اُس مضمون کی طرف واپس آتا ہوں جو داعی الی اللہ کا مضمون ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کا فیض کیسے بنی نوع انسان تک پہنچے اور وسعت پذیر ہو اور پھیل جائے۔ اس مضمون میں مومنوں نے کیا کام کرنے ہیں۔ ان کا ذکر اس طرح فرمایا گیا کہ پہلے خدا تعالیٰ نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے فرائض کی تعیین فرما دی۔ فرمایا۔ یہ وہ خاتم ہے جس کا فیض ان ذرائع سے دنیا میں پھیل رہا ہے اور پھیلتا چلا جائے گا اور خاتم کا فیض پھیلانے کے لئے سب سے زیادہ اہم ترین ذمہ داری خود حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم پر عائد ہوتی تھی تو فرمایا کہ تُو اس طرح اس فیض کو عام کر۔ فرمایا: ہم نے تجھے شاہد بنا کر بھیجا ہے۔ مبشر بنا کر بھیجا ہے۔ نذیر بنا کر بھیجا ہے۔ یہ پیغام لوگوں کو دے۔ اس کے بغیر تیرے آنے کا مقصد پورا نہیں ہو سکتا اور وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: وَدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ ۔ اور ہم نے تجھے اللہ کی طرف بلانے والا بنا کر بھیجا ہے اور یہ تینوں صفات جو تجھے عطا کی گئی ہیں اسی مقصد کو پورا کرنے کے ذرائع ہیں۔

خُدا کی طرف بلانے کا ایک ذریعہ

شہادت کا بھی ہوتا ہے اور تبشیر بھی ایک ذریعہ ہے اور انذار بھی ایک ذریعہ ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو یہ سارے ذرائع بڑی شان اور قوت کے ساتھ عطا فرمائے گئے۔ پس آج اگر ہم داعی الی اللہ بننا چاہتے ہیں تو اوّل تو یہ کہ ہر داعی الی اللہ کو مبارک ہو کہ یہ وہ لقب ہے جو خود اللہ تعالیٰ نے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کو عطا فرمایا اور اس لقب میں شامل ہونے کے لئے اپنی توفیق کے مطابق اس میں حصہ پانے کے لئے ہر دعوت الی اللہ کرنے والا کوشش کرتا ہے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے ایک گونہ مماثلت حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کو دعوت کے لئے کیا کرنا چاہیئے۔ فرمایا: نگران ہو۔ نگران سے مراد داروغہ نہیں ہے۔ اس کی وضاحت خدا تعالیٰ نے دوسری جگہ فرما چکا ہے۔ نگران سے مراد یہ ہے کہ تمہارے قول، تمہارے فعل کا حسن، تمہارے اعمال کی دلکشی لوگوں کے لئے ایک ایسا نمونہ بن جائے کہ وہ اُن کے اپنے اعمال پر گواہ بن جائے۔ وہ تمہارے آئینہ میں اپنی شکل دیکھا کریں اور معلوم کر لیا کریں کہ ان میں کیا کیا نقائص ہیں اور کن کن خوبیوں سے وہ محروم ہیں۔ پس ان معنوں میں ہر دعوت الی اللہ کرنے والے کو اپنے ماحول اور اپنے گرد و پیش کے لئے اور خود اپنے گھر میں اپنی اولاد کے لئے گواہ بننا ہوگا اور اگر وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی گواہی کے معنوں میں گواہ نہیں ہے، ان معنوں میں گواہی نہیں دے رہا جن معنوں میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی گواہی کا فیض دنیا کو پہنچا ہے تو اُس حد تک وہ دعوت الی اللہ کے کام کی اہلیت سے محروم ہوتا جاتا ہے۔ پس اسی لئے میں نے گذشتہ خطبہ میں اپنے روزمرہ کے اعمال کو سنوارنے اور اپنی کمزوریوں کو دور کرنے کی ہدایت کی تھی اس کا دعوت الی اللہ کے ساتھ بہت گہرا تعلق ہے۔ آپ کو باہر بھی اور گھر میں بھی گواہ بننا ہوگا اور آپ کے خوبصورت اعمال دنیا کے لئے آئینہ کے طور پر پیش ہوں جن میں وہ اپنے چہرے دیکھیں اور آپ کی خوبیوں سے متاثر ہو کر اپنے اندر بھی ویسی خوبیاں پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ گویا کہ ایک دلکش وجود پیدا ہونا شروع ہو جائے اور یہی مہر ہے جو دراصل خاتمیت کی مہر ہے جو آپ کے اوپر لگ رہی ہوگی۔ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے حسن کی بے نظیر مہر بالکل ویسی تو نہیں ظاہر ہوا کرتی لیکن جہاں تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی کوشش کا تعلق ہے آپ نے کامل سچائی کے ساتھ وہ مہر بعینہٖ اسی طرح ہر شخص پر لگانے کی کوشش ضرور کی ہے۔ یہ دو باتیں ایسی ہیں جن کو خوب باریکی سے سمجھنا ضروری ہے۔ مہر بھی ہو تو وہ لازماً اپنی تمام صفات کو دوسرے تک پوری صفات کے ساتھ منتقل کرنے کی اہلیت رکھتی ہے اور مہر کی سچائی اس کی اس خاصیت سے پرکھی جاتی ہے لیکن دوسری طرف بعض دفعہ مادہ کمزور ہوتا ہے۔ میں نے دیکھا ہے کہ بعض کاغذ ایسے ہوتے ہیں جو اچھی بھلی مہر اوپر لگاؤ تو وہ اس کے نقوش کو پھیلا دیتے ہیں اور ان کے اوپر صحیح تصویر ابھرتی نہیں۔ بعض چکنے کاغذ ہیں ان کے اوپر آپ جتنا چاہیں لکھنے کی کوشش کریں کوئی نقش بھی نہیں۔ ابھرتا یا ابھرتا ہے تو جلدی مٹ جاتا ہے تو یہ قصور مہر قبول کرنے والے کے قصور ہیں۔ جہاں تک مہر کی ذات ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کی مہر اپنی ذات میں کامل ہے اور اس مہر کے تین نقوش ایسے بیان ہوئے ہیں جو ہر داعی الی اللہ کے لئے لازم ہے کہ انہیں اپنائے اور مستقل طور پر ان کو اپنے اوپر مرتسم کرے اور ایک ان میں سے شاہد ہے، ایک ہے مبشر، اور ایک ہے نذیر۔ شاہد کے متعلق میں پچھلے خطبہ میں بھی بیان کر چکا ہوں اور آج بھی کچھ وضاحت کی ہے۔

مبشر سے متعلق میں خصوصیت سے دعوت الی اللہ کرنے والوں کو متوجہ کرتا ہوں کہ انبیاء پہلے خوشخبریاں دیا کرتے ہیں اور ڈرانے کی باری بعد میں آتی ہے۔ اس لئے جہاں بشیر اور نذیر کا ذکر آیا ہے وہاں بشارت کو پہلے رکھا ہے اور ڈرانے کو، نذر کے کام کو بعد میں رکھا ہے۔ انذار بشارت کے بعد بیان ہوا ہے۔ بالکل واضح بات ہے۔ تو پہلے اس لئے آپ لوگوں کو ڈرا کر اپنے سے بھی بھگا دیں اور بدکا دیں ضروری ہے کہ۔

ان کو وہ خوشخبریاں بتائیں

جن کے نتیجہ میں انکی زندگیاں بدل جائیں گی، انکی تکلیفیں دور ہوں گی، انکے مسائل حل ہوں گے، ان کو کچھ حاصل ہوگا۔ ایسی بات کی طرف ان کو بلائیں جس کے نتیجہ میں ان پر واضح ہو چکا ہو کہ ہمیں ہر قسم کے فوائد میسر آئیں گے۔ ہماری دنیا بھی سنور جائے گی اور ہماری عاقبت بھی سنورے گی۔ پس تبلیغ کے لئے بشیر ہونا سب سے زیادہ ضروری ہے اور شاہد کے بعد سب سے اوّل ہے۔ شاہد کا تعلق آپ کی ذات سے ہے۔ آپ اپنی ذات کو چمکائیں۔ اور خوب تر بنائیں یہاں تک کہ آپ لوگوں کے لئے دلکشی کا موجب بن جائیں تاکہ آپ صحیح معنوں میں شاہد بن سکیں پھر بشارت کی باری آتی ہے۔ پھر آپ لوگوں کو یہ خوشخبریاں دیں کہ اللہ تعالیٰ نے دنیا کو بچانے کے سامان پیدا کر دیئے ہیں۔ خدا تعالیٰ قریب آگیا۔ وہ ظاہر ہو گیا۔ اس کے لئے کسی دوسرے واسطے کی ضرورت نہیں وہ تمہاری دعائیں بھی سنے گا۔ یہ وہ زمانہ ہے جہاں وہ بچوں کی دعائیں بھی سنتا ہے۔ اور اس کا فیض عام ہوتا چلا جا رہا ہے۔ تم اس خدا سے تعلق جوڑو تو تمہیں یہ فائدے ہوں گے۔ اور ان فوائد کر وہ اپنی شہادت کی نسبت سے بیان کرے۔ کیونکہ سب سے پہلے اس کا اپنا وجود اس کے سامنے ہے۔ بعض لوگ دوسروں کی مثالیں دے دے کر خدا کے پیار پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اس مضمون کا بھی فائدہ ہے اور ضرورت پیش آتی ہے۔ جو کمی انسان میں ہو وہ کمی دوسرے کسے نسبتاً اعلیٰ درجہ کے وجودوں کی مثالوں سے پوری کی جاسکتی ہے۔ درحقیقت اُسی کا نام شفاعت ہے لیکن اسکی باری بعد میں آئے گی پہلے اپنے متعلق تو بتائیں کہ میں نے خدا میں کیا دیکھا اور خدا سے کیا پایا پس یہاں مبشر کا آپ کی شہادت سے ایک ایسا تعلق بھی قائم ہوا ہے جس نے شہادت کا ایک نیا رُخ ہمارے سامنے رکھ دیا۔ آپ کو اس بات کا شاہد بننا ہوگا کہ ہاں ایک زندہ خدا موجود ہے اور یہ گواہی اپنی ذات میں دینی ہوگی۔ خدا کی ہستی کے سب سے زیادہ قوی ثبوت کے طور پر خود انبیاء کی ذات دنیا کے سامنے پیش کی جاتی ہے دنیا کا کوئی متکلم یا کوئی فلسفی کسی دلیل کے ذریعہ قطعی طور پر اللہ تعالیٰ کے وجود کو ثابت نہیں کر سکتا جیسا کہ انبیاء کی ذات اپنی ذات میں خدا پر گواہ بن جاتی ہے پس ان معنوں میں شاہد بننے کے لئے وہ خوبیاں جن کا میں نے پہلے ذکر کیا ہے عمومی خوبیاں، اخلاقی خوبیاں، کمزوریوں سے پاک ہونے کی کوشش یہ ابتدائی قدم ہیں۔ لیکن جب دعوت الی اللہ کے لئے نکلیں گے تو یہ نصیحت کی گئی ہے کہ دور سے کوئی گواہ ان کے سامنے نہ رکھو کوئی دور کی شہادتیں پیش نہ کرو پہلے اپنی شہادت پیش کرو۔ اور بتاؤ کہ میں نے خدا کو کیا دیکھا ہے۔ میں نے کیا پایا ہے۔ خدا تعالیٰ نے کیا سلوک کیا ہے۔ مجھے اس کے قریب ہونے سے کیا فائدے پہنچے۔ ان معنوں میں اگر آپ شاہد ہوں گے تو آپ مبشر بھی ہو جائیں گے۔ اگر ان معنوں میں شاہد نہیں ہوں گے تو آپکی بشارتیں بے معنی سی ہوں گی۔ خود ہر قسم کے اندھیروں میں بھٹکتے ہوئے لوگ جن میں مبتلا جب سہاروں کی ضرورت ہوتی ہے ہمارا احساس کرنے والے لوگوں کو خوشخبری دینے کی ضرورت ہے کہ آؤ ایک ایسے خدا کی طرف آؤ جو ہر قسم کی ضرورتیں پوری کرتا ہے ہر قسم کے اندھیروں سے نکالتا ہے ہر قسم کے مصائب کو آسانیوں میں بدل دیتا ہے، ہر قسم کے غموں کو خوشیوں میں تبدیل فرماتا ہے ہر قسم کے رنجوں کو دور کرتا ہے ہر قسم کے فکروں کو امیدوں میں تبدیل فرما دیتا ہے یہ بشارتیں آپ جیسے دیں گے یہ نہیں کہ ۱۵۰۰ سو سال پہلے ایسا ہوا تھا اور ۲۰۰۰ ہزار سال پہلے ایسا ہوا اور اس سے پہلے ایسا ہوا تھا یہ باتیں تو پھر کسی کے دل کو لگیں گی نہیں۔ اپنی ذات میں ضرور آپ کو کوئی گواہی دینی ہوگی۔ اور میں یہ یقین رکھتا ہوں کہ ہر احمدی کو اللہ تعالیٰ ایسے ذاتی تجارب عطا فرماتا ہے کہ جسکے نتیجہ میں وہ گواہ بننے کی صلاحیت رکھتا ہے اگر ایک انسان اپنی ذات کو خوب ٹٹول کر دیکھے تو اُسے

خدا کے وجود کی وہ جھلکیاں

اپنی ذات میں دکھائی دینے لگیں گی روزمرہ کی زندگی میں خدا تعالیٰ کے فضل کے ساتھ ہر احمدی کو ایسے تجارب ہوتے رہتے ہیں جنکے ذریعہ اسکا ایمان تقویت پاتا ہے ورنہ حقیقت یہ ہے کہ یہ زمانہ خدا کے ایمان والا زمانہ نہیں رہا۔ اس قدر دہریت کا شور ہے اور اس قدر مادہ پرستی ہے کہ بقول اکبر مرحوم

یہ بُت پردہ نہیں کرتے خدا ظاہر نہیں ہوتا

کہ یہ بُت جو ہیں یہ پردہ نہیں کر رہے۔ اللہ ظاہر نہیں ہو رہا۔ اُس کے بعد کہتا ہے غنیمت ہے کہ ہم کافر نہیں ہوتا یہ بھی شکر ہے کہ ان باتوں کے ہوتے ہوئے میں ابھی تک مومن ہوں اور کافر نہیں ہوا۔ آج زمانہ ایسا ہے کہ جن پر خدا ظاہر نہ ہو جن پر دنیا کے بُت بے نقاب ہو چکے ہوں اور ہوتے چلے جا رہے ہوں۔ مادہ پرستی اپنی تمام شان اور ظاہری سطحی حسن کے ساتھ ان کے دلوں کو اپنی طرف کھینچ رہی ہو تو وہ اگر ابھی بھی خدا کے قائل ہیں تو یہ اللہ کا احسان ہے نعمت ہے خدا کا شکر ہے کہ وہ کافر نہیں ہوئے۔

پس اس پہلو سے احمدی اور غیر احمدی میں ایک فرق ہے احمدی اس لئے کافر نہیں ہوتا کہ اس نے خدا کو دیکھا ہے اور دیکھ رہا ہے اور ہر روز خدا اس پر جلوہ گر ہوتا ہے شدید سے شدید مصائب میں ہر تکلیف اور تنگی کے دور میں احمدی کے لئے خدا تعالیٰ کی دوستی کے نشان ملتے ہیں۔ اسکی زیارت کی جھلکیاں وہ دیکھتا ہے اور ہر شخص اپنی توفیق کے مطابق ایسا کرتا ہے یہ نہیں کہ ہر آدمی ولایت کے ایسے اعلیٰ مقام پر ہے کہ خدا تعالیٰ اسکو کھلا کھلا صاف عظیم نشانات کے ذریعہ دکھائی دینے لگے مگر حسب توفیق جتنی کسی کی صلاحیت ہو اس کے مطابق خدا تعالیٰ اس پر ظاہر ہوتا رہتا ہے پس تبلیغ کے لئے ایک زندہ خدا کا اپنی ذات کے آئینہ میں دکھانا بہت ہی ضروری ہے۔ باقی سب دلائل اُس کے مقابل پر کوئی حیثیت نہیں رکھتے اور بعد میں آنے والی باتیں ہیں پس مبشر بنیں اور پھر اُس کے بعد انذار کی باری آئیگی یعنی ڈرانے والی باتیں جنکو نُذر کہتے ہیں وہ بتانے کیلئے بعد کا مضمون ہے۔ بعد کا وقت اسکے لئے مناسب ہے پہلے تبشیر، پھر ڈرانا۔ اور اس پہلو سے آپ پھر انکو آگاہ کریں کہ انکے معاشرے میں کیا ہو رہا ہے۔ کتنے دکھ جھیل رہے ہیں۔ دن بدن مصیبتیں ان کو گھیرتی چلی جا رہی ہیں۔ ان کے دلوں کے سکون اُٹھتے چلے جا رہے ہیں۔ ان کے گھر بے چین ہو گئے ہیں اور کسی کو کچھ سمجھ نہیں آتی کہ یہ کیا ہو رہا ہے۔

آج کل بڑے زور سے یہ بحث انگلستان کے دانشوروں اور سیاستدانوں میں یہ بحث چل رہی ہے کہ جرم کیوں بڑھ رہا ہے اور ایک پارٹی دوسری پارٹی کو اسکا ذمہ دار قرار دیتی ہے۔ جو اپوزیشن والے ہیں وہ حکومت کی پالیسیز پر کہتے ہیں تمہاری وجہ سے تمہاری غلط پالیسیز کی وجہ سے یہ سب نقصان ہو رہا ہے حالانکہ یہ ساری باتیں فرضی ہیں۔ جرم خدا سے دُوری کے نتیجہ میں بڑھتا ہے اور اسکا اس سے گہرا تعلق ہے یہ ایک EQUATION ہے جو سائنٹفک EQUATION ہے۔ اسکو کوئی بدل نہیں سکتا۔ ناممکن ہے کہ کوئی سوسائٹی خدا سے دور جا رہی ہو اور دنیا کے کوئی ذرائع اُسے جرائم سے پاک و صاف کر سکیں۔ کوئی دنیا کا قانون ایسا نہیں کر سکتا۔ قانون تو انسانی جسم کی حدود سے باہر تک کام کرتا ہے اور جرم کرتے یا نہ کرتے یا اس کے رجحانات کا تعلق انسانی نیتوں سے ہے اور اُن خواہشات سے ہے جنہیں نہ آزادی چھوڑ سکتا ہے اور پابندی کر سکتا ہے اور یہ وہ جگہ ہے یہ انسان کی وہ کائنات ہے جس تک صرف خدا کی رسائی ہے۔

پس خدا پر ایمان جتنا کمزور ہو گا۔

خدا سے تعلق جتنا ہلکا ہوتا چلا جائیگا اسی قدر جرائم نے لازماً بڑھنا ہے۔ پس اس نسبت سے ان کو سمجھانا چاہیئے اور پھر ان معنوں میں بھی یہاں شہادت دینی چاہیئے کہ ہم نے تو خدا سے قریب ہو کر ان برائیوں سے نسبتاً پاک ہو کر اس دنیا میں ہی ایک قسم کی جنت حاصل کرلی ہے۔ ہم غریب بھی ہیں تو ہمیں تسکین قلب نصیب ہے ہم قربانیاں دیتے ہیں تو تکلیف کی بجائے لطف محسوس کرتے ہیں۔ تم چار آنے ٹیکس زیادہ دے دو تو ذہنی عذاب میں مبتلا ہو جاتے ہو۔ ہم ہزاروں روپیہ دیکر بھی اگر تکلیف محسوس کرتے ہیں تو صرف یہ کہ کاش ہم زیادہ دے سکتے لیکن اس میں بھی ایک لطف ہے۔ پس ہماری تکلیفوں میں بھی ایک سکینت ہے اس میں بھی جنت کا مزہ ہے اور تمہارے دنیا کے آراموں میں بھی ایک جہنم ہے۔ یہ ایک ایسا مضمون ہے جو بالکل سچا ہے۔ آپ اپنے گرد و پیش میں اپنے دوستوں کے حالات پر نظر ڈالیں جتنے بے تکلف ہوتے جائیں گے اتنا ہی آپ پورے یقین کے ساتھ خود بھی سمجھیں گے اور اُسے بھی سمجھا سکیں گے کہ دنیا کی لذتوں کی پیروی کے نتیجہ میں ایک قسم کا ہیجان تو مل جاتا ہے لیکن سکینت نہیں ملتی۔ تسکین قلب نصیب نہیں ہو سکتا۔ یہ صرف اللہ کی محبت اور اس کے ذکر سے ملتی ہے تو انذار سے یہ مراد نہیں ہے کہ کسی کو کہہ دیں کہ جاؤ تم جہنمی ہو۔ انذار سے مراد یہ ہے کہ اسکی جہنم اس کو اس طرح دکھائیں کہ آپ اُس کی تکلیف میں شامل ہوں اُس کا دکھ محسوس کرنے والے ہوں اور حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا انذار بعینہٖ اس طرز کا انذار تھا۔ مُلاں والا انذار نہیں تھا کہ مانتے ہو تو مانو، نہیں تو جاؤ جہنم میں شلوار کا ایک پائنچہ ٹخنے تک اونچا ہوگیا تو کہہ دیا کہ جاؤ تم جہنمی ہو چکے ہو۔ کوئی سوال کر بیٹھے تو کہہ دیا کہ تم نے سوال ایسا کیا ہے کہ تم کافر ہو گئے۔ یہ انذار تو ظالمانہ انذار ہے۔ جہالت کا انذار ہے۔ تاریکیوں کی پیدائش ہے۔ اسکا نور سے کوئی تعلق نہیں۔ نور محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم سے اس کا کوئی دور کا بھی علاقہ نہیں۔ حضرت اقدس محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ وسلم کے انذار کا یہ رنگ ہے کہ دوسروں کو ڈراتے ہیں اور اُنکے غم میں خود ہلاک ہوتے چلے جا رہے ہیں۔ لَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ أَلَّا يَكُونُوا مُؤْمِنِينَ۔ اے محمد! تو کیسا انذار کر رہا ہے۔ لوگوں کو ڈرا رہا ہے اور اُن کے خوف سے اپنی جان کو ہلکان کر رہا

چلا جا رہا ہے۔ اُن کے دُکھ میں خود مبتلا ہو گیا ہے۔ اس رنگ سے، اس محمدی طریق سے انذار کریں تو پھر آپ کے انذار کے نتیجہ میں زندگی پیدا ہوگی۔ خوف سے لوگ بدک کر دور نہیں بھاگیں گے بلکہ اس انذار کے باوجود آپ کے قریب آئیں گے۔

پس مومن کی وہ تبشیر اور مومن کا وہ انذار جو حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے داب اور اسلوب اور طریق پہ ہو وہ ایسا انذار ہے اور وہ ایسی تبشیر ہے جو لوگوں کو بڑی شان کے ساتھ اور بڑی قوت کے ساتھ کھینچتے ہیں۔ اور اس طرح آپ دعوت الی اللہ کا حق ادا کرنے کے اہل بن جاتے ہیں۔

بِاِذْنِہٖ : فرمایا کہ تم چاہو کوشش کرلو

یہ وہ کھیتی ہے جو پھل دعاؤں کے ذریعہ دے گی

محض ہل چلانے اور محنت کرنے کے نتیجہ میں خود بخود اس میں پھل نہیں لگیں گے کیونکہ یہ مُردوں کو زندہ کرنے والا معاملہ ہے۔ یہ دنیا کے عام قوانین سے بالا ایک قانون ہے جبکہ ساری دنیا کی توجہ مادہ پرستی کی طرف ہو اور ان کو ہر قسم کی ظاہری لذتیں میسر ہوں انکو بظاہر ایک اجاڑ زندگی کی طرف کھینچ لانا، کامل آزادی کی زندگی سے پابندیوں کی ایک زندگی کی طرف دعوت دینا، باہر کی آزاد دنیا میں سانس لینے کی بجائے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم پر نازل ہونے والے قوانین کے زندانی خانے میں داخل ہونے کی دعوت دینا جہاں صبح شام اٹھتے بیٹھتے ہر قدم پر قدغنیں ہوں گی۔ ایسی پابندیاں ہوں گی کہ یہ نہیں کرنا وہ نہیں کرنا، یہ کرنا ہے اور وہ کرنا ہے تو ایسی زندگی کی طرف دعوت دینا کوئی آسان کام تو نہیں۔ دعوت آپ جس طرح چاہیں دے دیں دلوں کو بدلنا آپکے قبضہ میں نہیں ہے۔ وہ دعا سے حاصل ہوتا ہے۔ تو بِاِذْنِہٖ سے مُراد یہ ہے کہ اگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم نے خدا کے اذن سے مُردے زندہ کئے تھے، اگر آپ کی دعوت کو اللہ کے اذن سے پھل لگے تھے تو پھر اے محمد مصطفیٰؐ کے غلامو! اتم جو بہت ادنیٰ مقامات پر فائز ہو تم اس وہم کو کبھی اپنے دماغ میں داخل نہ ہونے دینا کہ محض تمہاری کوششوں سے تمہاری دعوت الی اللہ کامیاب ہو جائے گی بِاِذْنِہٖ کی طرف نظر رہے اور اللہ سے اِذن حاصل کرنے کے لئے دعائیں کرنی ہوں گی۔

ان معنوں میں اگر آپ دعوت کریں اور ان شرطوں کے ساتھ دعوت کریں تو یہ ممکن نہیں ہے کہ آپ کی دعوت بے اثر اور بے ثمر رہ جائے۔ چنانچہ اس کے معًا بعد ایک دوسرا پہلو یہ بیان فرمایا کہ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔ تو ایسا چراغ ہے جو اپنی روشنی کو اس طرح دوسروں میں منتقل کرتا ہے کہ وہ بھی چراغ بن جاتے ہیں یعنی ایسا خاتم ہے جو آگے چھوٹے چھوٹے خاتم پیدا کرتا ہے اور اگرچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی خاتمیت بے مثل اور بے نظیر ہے مگر اپنے مرتبے اور اپنے مقام کے لحاظ سے بے مثل اور بے نظیر ہے۔ اپنی بنیادی صفات کے لحاظ سے بے مثل اور بے نظیر نہیں ورنہ خاتمیت رہ ہی نہیں۔ خاتمیت کے بے مثل اور بے نظیر ہونے کے دو معنی ہیں۔ ایک یہ کہ ویسا اور کوئی پیدا نہیں ہوگا۔ ایک یہ کہ جس صفائی اور شان کے ساتھ آپکو اپنی صفات دوسروں میں منتقل کرنے کی طاقت بخشی ہے ویسی کبھی دنیا میں کسی اور کو نصیب نہیں ہوئی نہ ہو سکتی ہے۔ ان معنوں میں آپ کی خاتمیت بے نظیر ہے لیکن اگر خاتمیت کے بے نظیر ہونے کا یہ معنی لیا جائے کہ وہ صفات کسی دوسرے میں منتقل ہو ہی نہیں سکتیں۔ وہ نقوش کسی قیمت پر آگے کسی اور میں ظاہر نہیں ہوں گے خواہ کتنی مہریں لگائیں تو یہ تو خاتمیت کے انکار کرنے کے مترادف ہے یہ تو خاتمیت کو کالعدم قرار دینے کے مترادف ہے۔ ایک طرف مہریں بناتے جائیں اور دوسری طرف مہریں مٹاتے چلے جائیں۔ ایسا غیر معقول تصور خدا کی طرف منسوب نہیں کیا جاسکتا۔ پس ان معنوں میں آپ کو بھی خاتم بننا ہوگا اور اپنی صفات کو دوسروں کی طرف منتقل کرنے کی صلاحیت پیدا کرنی ہوگی گویا ایسے سراج بننا ہوگا جو آگے چراغ روشن کر سکیں اور یہ بات بہت ہی فصیح و بلیغ مثال کے ذریعہ بیان فرمائی گئی ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم جو چراغ روشن فرماتے تھے وہ چراغ آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی مثل نہیں بن جایا کرتا تھا۔ محمد مصطفیٰ کا چراغ تو بے مثل اور بے نظیر رہا لیکن چراغ کی بنیادی صفات ضرور دوسرے میں منتقل فرمادیا کرتے تھے۔ پس ان معنوں میں ہر دعوت الی اللہ کرنے والے کو اپنے نور کو دوسرے میں منتقل کرنے کی صلاحیت اختیار کرنی ہوگی اور یہاں دعوت الی اللہ کا ایک بہت ہی اہم نکتہ بیان فرمادیا گیا جس سے غفلت کے نتیجہ میں ہم بہت پھلوں کو ضائع کر دیتے ہیں۔ جس نے دعوت الی اللہ کی ہے اس کا فرض ہے کہ جس کو خدا کی طرف بلایا ہے۔ اسکی تربیت بھی کرے اور

اس وقت تک مطمئن نہ ہو

جب تک اس حد تک مستحکم نہ کرے جس حد تک وہ خود مستحکم ہے۔ اسوقت تک مطمئن نہ ہو جب تک وہ ہی صفاتِ حسنہ جو اُسنے اسلام سے اُخذ کی ہیں اُس دوسرے شخص میں جاری کرنے کی کوشش نہ کرے گویا اپنا DUPLICATE پیدا کرے۔ اپنے جیسا دوسرا وجود پیدا کرے اور یہاں وہ بے مثل ہونے والا مضمون صادق نہیں آتا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کے تعلق میں مَیں نے بیان کیا ہے۔ یہاں تو ہو سکتا ہے کہ جسکو آپ اپنا نور عطا کر رہے ہیں وہ چراغ آپ سے بھی زیادہ روشن ہو جائے اور یہی وہ کوشش ہے جو ہر مومن کو کرنی چاہیئے چراغ بنانا آپ کا کام ہے۔ اپنے نور کو اس میں منتقل کرنے کی کوشش کرنا آپ کا کام ہے اور پھر یہ بھی دعا کرنی چاہیئے کہ اے خدا اگر اس کی صلاحیتیں زیادہ ہیں تو اُسے روشن تر بنادے۔ ایسے احمدی آپ پیدا کریں گے تو وہ محفوظ احمدی ہیں ان تک شیطان کی رسائی نہیں ہو سکتی۔ ان کے ضائع ہونے کا کوئی خطرہ نہیں ہے۔ اُس کے گرد آپ نے حصار بنادی ہے۔ ان معنوں میں دعوت الی اللہ کے جو پھل ہیں ان کو دوام بخشا جاتا ہے اور یہ وہ کام ہے جو بڑے اور چھوٹے سب برابر کر سکتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی خاتمیت کا فیض حاصل کرنا اور شاہد بننا یہ بچوں کے بس کی بھی بات ہے۔ احمدی بچوں کے متعلق میں نے کئی دفعہ واقعات سنے ہیں کہ اُن کے اردگرد کے بچے۔ کیونکہ اُن سے مختلف دکھائی دیتے ہیں اس لئے جب ماں باپ کبھی سکول جائیں تو ان کے بچوں کے اساتذہ اُن سے واضح طور پر پوچھتے ہیں کہ تم کیسی تربیت کر رہے ہو۔ تمہارے بچوں کے اخلاق اور عادات ان دنیا کے عام بچوں سے حیرت انگیز طور پر بہتر ہیں اور بہت سی جگہ احمدی بچوں کو عملاً داد دینے کے لحاظ سے کلاس کیلئے نمونہ بنا کر پیش کیا گیا۔ بعض احمدی بچوں نے مجھے خطوں میں لکھا کہ ہماری استانی نے یا استاد نے ہمیں کہا کہ کلاس میں لیکچر دو کہ تم کیا ہو اور جو تم ہو یہ کسطرح بنے ہو تو شاہد تو وہ بن گئے۔ اس لئے شاہد بننے کیلئے بڑھاپے کا انتظار نہیں کرنا بچپن سے ہی آپ شاہد بن سکتے ہیں۔ بچپن ہی سے آپ کو شاہد بنانے چاہئیں اور ان معنوں میں آپ کی خاتمیت کا اثر آپکے بچوں پر پڑنا چاہیئے کہ ان میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وعلی آلہٖ وسلم کی صفاتِ حسنہ کی جھلکیاں دکھائی دینے لگیں اور پھر وہ آگے تبشیر بھی کریں اور انذار بھی کریں۔

جو احمدی طالب علم

ایسا کرتے ہیں خدا کے فضل سے اگر وہ دعا گو ہوں اور نیکی ہو تو اسکو پھل بھی لگتے ہیں اور بالعموم میں نے دیکھا ہے کہ جیسا تبلیغ کرنے والا ہو عموماً اس سے فیض یافتہ نو احمدی بھی اُسکے اخلاق کی کچھ نہ کچھ جھلکیاں ضرور اخذ کر لیتا ہے۔ اسکی ادائیں ویسی ہی ہو جاتی ہیں۔ اسکی قلبی کیفیات بھی اسی نہج پر چل پڑتی ہیں۔ ابھی چند دن ہوئے ایک احمدی لڑکی جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے نیک اعمال، نیک فطرت اور اچھا اثر رکھنے والی بچی ہے۔ کالج میں پڑھتی ہے وہ ایک لڑکی کو لیکر آئی جسے وہ ایک دفعہ پہلے بھی لیکر آئی تھی۔ وہ ایک انگریز لڑکی ہے۔ جب پچھلی دفعہ وہ مجھے ملی تو اس نے چند سوالات کئے اور مجھے کہا کہ اسلام میں میری دلچسپی تو صرف اس لڑکی کی وجہ سے ہے۔ یہ سب سے مختلف ہے۔ اس میں سب سے زیادہ اعلیٰ اخلاق ہیں اور اسکی ذات میں ایک ایسی روحانی کشش ہے کہ میں فطرتاً اپنے آپکو اس کی طرف مائل پاتی ہوں اس لئے میں نے تو جو کچھ اثر قبول کیا ہے اس کی ذات سے کیا ہے۔ اب آگے جب یہ مجھے مسائل بتاتی ہے تو انہیں سمجھنا بھی ضروری ہے کیونکہ صرف ذات کافی نہیں اس نے شاید چند سوال کئے یا ایک دو کئے اور باقیوں کے متعلق بعد میں باتیں کرنے کا فیصلہ ہوا اور وہ بچی چلی گئی۔ اب جو چند دن پہلے آئی تو اُسنے کہا کہ اس عرصہ میں مَیں کافی مطالعہ بھی کر چکی ہوں۔ مطالعہ تو جاری رہے گا لیکن یہ مَیں آپ کو یقین دلاتی ہوں کہ میرا دل یقین سے بھر گیا ہے اور مَیں بیعت کرنا چاہتی ہوں لیکن خدا کے لئے مجھے رمضان سے پہلے پہلے مسلمان بنالیں تاکہ میرا رمضان ضائع نہ جائے۔ میں نے کہا تم ابھی بنو۔ یہ بات جو تم نے کہی ہے اس کے بعد میں ایک سیکنڈ کے لئے بھی چین محسوس نہیں کروں گا اگر میں تمہیں فوراً اسلام میں باقاعدہ داخل نہ کرلوں۔

(باقی صـ۱۲ـ پر)

دربارِ رسولؐ کا فیصلہ

تمام نبیوںؑ کی رُوح عزرائیل نے قبض کی اُنہیں غُسل دیا گیا اور کفن پہنایا گیا

ابنِ مریم مر گیا حق کی قسم ـ داخلِ جنت ہوا وہ محترم (مسیح موعودؑ)

از مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت۔ ربوہ

مسلم سپین جس کے المناک سقوط پر جنوری ۱۹۹۲ء میں ٹھیک پانچ سو سال ہو رہے ہیں صدیوں تک علوم وفنون کا گہوارہ رہا۔ اس کی خاک سے ابن حیان جیسے مؤرخ، ابن حزم جیسے متکلم، ابن رُشد جیسے فلاسفر، ابوبکر اشبیلی جیسے فقیہہ، ابن عربی جیسے صوفی، یحییٰ بن یحییٰ جیسے محدث، ابوعبیدہ جیسے ریاضی دان، ابوبکر رازی جیسے طبیب اور محمد بن حسن زیدون جیسے ماہر ادب ولسانیات پیدا ہوئے علم وفضل کے انہی تاجداروں میں حضرت ابوعبداللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی (متوفی ۲۹ اپریل ۱۲۷۳ء) جیسے شہرہ آفاق مفسرِ قرآن بھی تھے جنکی مایہ ناز تفسیر الجامع لاحکام القرآن اسلامی دنیا میں مقبول ومتداول ہے۔

حضرت ابوعبداللہ قرطبیؒ مالکی مسلک سے وابستہ ہونے کے باوجود، گروہی تعصب سے پاک اور حریت ذکر ونظر سے متصف تھے اور ان کی یہ معرکہ آرا تفسیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت سی حقیقت افروز اور فکر انگیز احادیث کا مرقع ہے۔ احادیث کے اس بیش قیمت خزانہ میں ایسے ایسے لعل وجواہر پوشیدہ ہیں کہ عقل وبصیرت دنگ رہ جاتی ہے مثلاً اس کی پہلی جلد کے صفحہ ۸۷ پر ابن عبدالبر کی کتاب التمہید کے حوالہ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ حیرت انگیز ارشادِ مبارک درج ہے۔ اَنَا خَاتَمُ الْاَنْبِیَاءِ لَا نَبِیَّ بَعْدِی اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہُ یعنی میں خاتم الانبیاء ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہیں سوائے اس کے کہ جو اللہ چاہے۔ برصغیر کے ایک ممتاز محقق وفاضل مولانا محمد برخوردار تحریر فرماتے ہیں کہ:

" والمعنی لا نبوۃ التشریع بعدی الا ما شاء اللہ من انبیاء الاولیاء"

(حاشیہ نبراس شرح عقائد صفحہ ۴۴۵ ناشر نعمانی کتب خانہ شارع کتاب فروشی کابل افغانستان ۱۳۱۳ھ/۱۸۹۲ء)

یعنی اس حدیث کے معنی یہ ہیں کہ میرے بعد **تشریعی نبوت** نہیں ہے سوائے اس کے کہ اللہ تعالیٰ انبیاء اولیاء میں کسی کو بھیجنا چاہے۔

اس سلسلہ میں خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کی مندرجہ ذیل حدیث بھی دنیا بھر کے مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس مبارک حدیث میں نہ صرف مقام شہادت اور شہداء کی فضیلت اور جلالتِ مرتبت کا علم ہوتا ہے بلکہ اس میں یہ بھی انکشاف کیا گیا ہے کہ گذشتہ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبیوں میں سے بلا استثناء ہر نبی کی رُوح ملک الموت نے قبض کی، انہیں غسل دیا گیا اور کفن پہنایا گیا۔ اس حدیثِ مبارک کا متن یہ ہے:۔

" اکرم اللہ تعالیٰ الشہداء بخمس کرامات لم یکرم بھا احدا من الانبیاء ولا انا احدھا ان جمیع الانبیاء قبض ارواحھم ملک الموت وھو الذی سیقبض روحی واما الشہداء فاللہ ھو الذی یقبض ارواحھم بقدرتہ کیف یشاء ولا یسلط علی ارواحھم ملک الموت۔ والثانی ان جمیع الانبیاء قد غسلوا بعد الموت وانا اغسل بعد الموت والشہداء لا یغسلون ولا حاجۃ لھم الی ماء الدنیاء۔ والثالث ان جمیع الانبیاء قد کفنوا وانا اکفن والشہداء لا یکفنون بل یدفنون فی ثیابھم، والرابع ان الانبیاء لما ماتوا سموا امواتا واذا مت یقال قد مات والشہداء لا یسمون موتی۔ والخامس ان الانبیاء تعطی لھم الشفاعۃ یوم القیامۃ وشفاعتی ایضا یوم القیامۃ واما الشہداء فانھم یشفعون کل یوم فیمن یشفعون۔"

(الجامع لاحکام القرآن الجزء الرابع صفحہ ۲۷۶ ناشر مطبعہ دارالکتب المصریہ ۱۳۵۶ھ ۱۹۳۷ء)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے شہداء کو پانچ کرامات کی صورت میں خصوصی اعزاز بخشا ہے۔ یہ کرامات کسی نبی کو حتی کہ مجھے بھی عطا نہیں ہوئیں

اوّل:۔ تمام نبیوں کی ارواح کو ملک الموت نے قبض کیا۔ اسی طرح میری روح بھی وہی قبض کرے گا۔ مگر شہداء کی روحیں اللہ تعالیٰ اپنی قدرت اور اپنی منشا مبارک کے مطابق خود قبض کرتا ہے اور ان کی ارواح پر ملک الموت کو تسلط نہیں کرتا

دوم: جملہ انبیاء کو موت کے بعد غسل دیا گیا مگر شہید نہلائے نہیں جاتے ورنہ انہیں دنیاوی پانی کی حاجت ہے۔

سوم: سارے نبیوں کو کفن پہنایا گیا اور مجھے بھی پہنایا جائے گا لیکن شہداء کو کفن نہیں پہنایا جاتا بلکہ وہ اپنے کپڑوں میں دفن کئے جاتے ہیں۔

چہارم: انبیاء فوت ہو گئے اور انہیں اموات کہا گیا اور میرے وصال پر بھی کہا جائے گا کہ آنحضورؐ نے وفات پائی۔ مگر شہداء کو مردہ نہیں کہا گیا

پنجم: مجھے اور دیگر تمام نبیوں کو قیامت کے دن حق شفاعت عطا ہو گا۔ مگر شہید ہر روز جن کی نسبت چاہیں شفاعت کرتے ہیں۔

اس فیصلہ کن حدیثِ نبوی سے حیاتِ مسیح کا تصور یکسر پاش پاش ہو جاتا ہے۔

؎ ابنِ مریم مر گیا حق کی قسم
داخلِ جنت ہوا وہ محترم

قرارداد تعزیت بر وفات مولوی قمر الدین صاحب فاضل ربوہ

احباب جماعت احمدیہ برطانیہ کے لئے یہ خبر نہایت افسوس کا موجب ہوئی کہ مکرم مولوی قمر الدین صاحب فاضل جو جماعت احمدیہ کے ایک دیرینہ خادم تھے۔ لمبی بیماری کے بعد بقضائے الٰہی ربوہ میں ۲۰ فروری ۱۹۹۲ء کو انتقال کر گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مولانا موصوف مئی ۱۹۰۱ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کے والد حضرت میاں خیر الدین صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے مولوی صاحب مرحوم نے حضورؑ کو چھوٹی عمر میں دیکھنے کی سعادت پائی

مکرم مولوی صاحب مرحوم نے نوجوانی کی عمر سے جماعت کی خدمات کے لئے بہت فعال زندگی بسر کی۔ مبلغ سلسلہ۔ انسپکٹر تعلیم وتربیت واصلاح وارشاد۔ اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ اور قاضی سلسلہ کے طور پر فرائض منصبی ادا کئے ۱۹۳۸ء میں جب حضرت مصلح موعودؓ نے مجلس خدام الاحمدیہ کی تنظیم قائم فرمائی تو مولوی قمر الدین صاحب مرحوم کو اس تنظیم کا پہلا صدر مقرر فرمایا۔

مرحوم نیک، متقی، اور سلسلہ کے جانثار کارکن تھے۔ تبلیغی اور تربیتی دوروں کی وجہ سے جماعتوں کے ساتھ ان کا مسلسل ایک رابطہ تھا۔

ہماری دُعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جوارِ رحمت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے ہر لحظہ درجات کو بلند فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل سے نوازے آمین۔ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ ان کی افسوسناک وفات پر جملہ افراد خاندان سے دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔

(ممبران جماعت احمدیہ۔ برطانیہ)

تاریخ کے نہاں خانے سے حق و صداقت کی ایک آواز!

جو الزام اُس کو دیتا تھا قصور اپنا نکل آیا

ہفتہ وار "نیوز ویک" نے اپنی اشاعت ۱۷ فروری ۱۹۹۲ء میں "شرق اوسط۔ خفیہ فائلیں" کے عنوان سے ایک دلچسپ مضمون درج کیا ہے۔ جس میں اہم تاریخی شہادتوں کی روشنی میں سعودی عرب اور امریکہ کے خصوصی تعلقات اور خفیہ معاہدوں کا تجزیہ کیا ہے۔ جماعت احمدیہ پر اس کے کم نظر معاندین یہ بے بنیاد الزام لگاتے چلے جا رہے ہیں کہ اس جماعت کے مفادات اسرائیل سے وابستہ ہیں اور ان کا کوئی گٹھ جوڑ ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔

اس مضمون کی مصنفہ این انڈر وُڈ (ANNE UNDERWOOD) نے یہ حقیقت الم نشرح کی ہے کہ سعودی عرب اور امریکہ کی باہمی دوستی نے اسرائیل کے قیام اور بقا میں کیا کردار ادا کیا ہے۔ مکرم لطف الرحمٰن صاحب محمود پرنسپل احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول بو نے سب کے لئے اس کا ترجمہ کیا ہے۔ اس مضمون کے مترجم گزشتہ پچیس سال سے سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام تعلیمی اور تبلیغی خدمات سر انجام دے رہے ہیں۔ مکرم محمود صاحب احمدیہ مسلم سیکنڈری سکول بو کے علاوہ جامعہ احمدیہ سیرالیون کے بھی پرنسپل ہیں۔

(ادارہ)

ترجمہ:۔

۱۹۴۸ء سے امریکہ کا ہر صدر یکے بعد دیگرے اسرائیل کے تحفظ کا عہد دہراتا رہا ہے۔ لیکن امر واقعہ یہ ہے کہ اس سے بھی پہلے امریکہ نے اپنے مفادات کے لئے خفیہ طور پر کچھ اور اقدامات کر رکھے تھے۔ خلیج کی حالیہ جنگ کے موقع پر جب جارج بش نے "ہمارے دوستوں کا دفاع کرنے" کی بات کی تو درحقیقت وہ سعودی عرب سے کئے جانے والے پرانے وعدوں کے ایفا کرنے کی بات تھی۔ یہ معاہدات اور ان پر عمل درآمد کے طور فوجی منصوبوں کی بڑی تعداد کی نوعیت خفیہ تھی جنہیں امریکی عوام اور کانگریس سے بھی مخفی رکھا گیا تھا۔

واشنگٹن پوسٹ اور نیوز ویک نے ان عداوتی دستاویزات کا جو کچھ عرصہ پہلے تک "انتہائی خفیہ" قرار دیئے جانے کی وجہ سے عام رسائی سے باہر تھیں کا تجزیہ کیا ہے جس سے شرق اوسط کے بارے میں خفیہ ڈپلومیسی اور تاریخ بے نقاب ہوئی ہیں یہی انکشافات وہاں ایک ٹی۔ وی پروگرام کی بنیاد بن گئے ہیں جو "واشنگٹن۔ اسرائیل اور خلیج کے بارے میں خفیہ فائلیں" کے عنوان سے تیار کیا گیا ہے۔

ان دستاویزات سے مندرجہ ذیل نکات واضح ہوتے ہیں:

(۱) امریکہ کم از کم ۱۹۴۷ء سے سعودی عرب کی حفاظت کرنے کے لئے معاہدے کی رو سے مکلف اور پابند ہے۔

(۲) گزشتہ چالیس برس سے امریکی افواج کی انجینئرنگ کور کئی بلین ڈالرز کے خرچ سے سعودی عرب میں فوجی نوعیت کے متعدد منصوبے مکمل کر چکی ہے۔ ان منصوبوں میں وہ چھاؤنیاں بھی شامل ہیں جس میں پچاس ہزار فوجیوں کی رہائش کا انتظام موجود ہے۔

(۳) ۱۹۶۳ء میں جان ایف کینیڈی نے مصر کی طرف سے سعودی عرب پر متوقع حملے کے پیش نظر سعودی عرب کی حفاظت کے لئے امریکن ہوائی جہاز بھجوائے۔

ان تاریخی دستاویزات سے ان متضاد افکار اور اعمال سے تصادم پر بھی روشنی پڑتی ہے جو اسرائیل کے بارے میں اس وقت کی امریکن حکومت کا ذہن دوچار تھا۔ امریکہ کی طرف سے فلسطین میں صیہونی ریاست کے قیام کے لئے کوششوں کے پیش نظر اشتراکی روس کو عرب لیڈروں میں اثر و رسوخ بڑھانے کا موقع مل گیا۔ اس طرح خدشہ پیدا ہوا کہ روس شرق اوسط کے تیل کو قابو کر لے گا۔ ۱۹۴۷ء کے لگ بھگ خفیہ کارگزاری کے امریکی محکمہ نے یہ رائے دی کہ فلسطین میں اسرائیلی ریاست کا قیام اور بقا صرف اور صرف طاقت کے بل بوتے پر ممکن ہے۔ اس وقت اس مقصد کے لئے امریکہ وہاں اپنی فوجیں بھجوانے کے حق میں نہیں تھا۔ جس پر یہودی لیڈروں نے ایک اور پلان بنایا کہ اور فلسطینی عربوں سے اسرائیل آباد کاروں کے لئے زمین خریدنے کے لئے پچاس ملین ڈالر کا فنڈ مختص کیا گیا۔ لیکن عربوں نے اس تجویز کو ٹھکرا دیا۔ صدر روزویلٹ نے ابن سعود سے ڈپلومیسی کے ذریعہ یہ کام نکالنا چاہا۔ اس وقت سعودی عرب کے حکمران ابن سعود امریکہ کو تیل کے معاملے میں ترجیحی سلوک کرنے کے مراعات دے چکے تھے۔ یالٹا (YALTA) کانفرنس کے بعد واپسی پر ۱۹۴۵ء میں صدر روزویلٹ نے شاہ ابن سعود سے نہر سویز میں بحری جہاز میں ملاقات کی۔[1] لیکن یہ کوشش کامیاب نہ ہو سکی ابن سعود نے کہا کہ عرب زمین دینے کی بجائے موت کو ترجیح دینگے اسکے بعد امریکی صدر نے یہ عہد کیا کہ وہ عربوں کے مقابلہ میں اس معاملے میں یہودیوں کی مدد نہیں کرینگے۔ لیکن ۱۹۴۸ء میں روزویلٹ کے ابن سعود سے اس عہد و پیمان کے باوجود اس وقت کے امریکی صدر ہیری ٹرومین نے جو سیاسی لحاظ سے مجبور اور محدود تھے اسرائیل کی ریاست کو تسلیم کر لیا۔ اس وقت ابن سعود کو بعض اپنے مسائل در پیش تھے۔

اسلام کے مقامات مقدسہ کی تولیت کے مسئلہ پر بعض مسلم گروہوں کی طرف سے انہیں خطرہ تھا۔ امریکہ نے خفیہ طور پر سعودی عرب کو یقین دلایا کہ اس معاملہ میں امریکہ جارحیت کے خطرات ٹالنے کیلئے مؤثر اقدامات کرے گا۔ اس یقین دہانی کے بدلے میں ابن سعود نے امریکہ کو یقین دلایا کہ اگر عرب اسرائیل کے معاملے میں امریکہ سے لڑیں گے تو سعودی عرب ان جنگی کارروائیوں میں ہر گز حصہ نہیں لے گا۔ یہ معاہدہ امریکہ کی پالیسی کی بنیاد چلا آ رہا ہے۔

صدر ٹرومن کی طرف سے سعودی عرب کی حفاظت کیلئے پہلا قدم یہ اٹھایا کہ اپریل ۱۹۵۱ء میں اپنے اسسٹنٹ سیکرٹری آف سٹیٹ جارج میکگھی کو شاہ ابن سعود سے ملاقات کے لئے بھیجا۔ میکگھی کے بقول اس ملاقات میں سعودی عرب کے دفاع پر بات چیت ہوئی اور دہران کے ہوائی اڈے کے مستقبل کا جائزہ لیا گیا۔ یہ ہوائی اڈہ امریکہ نے مختلف قلیل المیعاد وقفوں کے لئے لیز پہ لے رکھا تھا۔ میکگھی نے ابن سعود کو بتایا کہ اگر دہران لمبے عرصہ کیلئے امریکہ کو دے دیا جائے تو امریکہ فوجی اسلحہ کے علاوہ سعودی افواج کی تربیت کیلئے بھی مدد دے گا۔ چنانچہ ۱۹۵۱ء میں امریکی افواج کی انجینئرنگ کور نے سعودی عرب میں کام کا آغاز کر دیا اور انجام کار سعودی عرب میں سات فوجی چھاؤنیاں تعمیر کیں۔

صدر ٹرومین کے جانشین سعودی عرب سے کئے جانے والے عہد و پیمان ایفا کرتے رہے۔ صدر آئزن ہاور نے اسلحہ کی شکل میں اور صدر کینیڈی نے امریکہ فوجیوں کی صورت میں اس عہد کو نبھایا۔ جب ۱۹۶۲ء میں یمن میں فوجی انقلاب آیا تو مصر کے جمال عبد الناصر نے انقلابیوں کی فوجی مدد کی اس موقع پر انہوں نے سعودی عرب کے سرحدی علاقوں میں بھی گولہ بارود اسلحہ اور مشین گنوں کے ایک موقع بدل سعودی عرب کے تخریب کاروں کیلئے پھینکے۔ اس موقع پر صدر کینیڈی نے آپریشن ہارڈ سرفیس (OPERATION HARD SURFACE) کے تحت ایف ۱۰۰ جہازوں کو امریکہ سے سعودی عرب بھجوایا امریکی سفیر مقیم مصر پارکر ہارٹ نے بتایا ہے کہ اس وقت انہوں نے حکومت مصر کو بھی اطلاع دی کہ امریکہ کی طرف سے یہ ایک تربیتی مشق ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ یہ ہوائی جہاز مسلسل کئی دن تک حجاز کے ساحلی علاقوں کی حفاظت کرتے رہے۔ اور اس طرح سعودی عرب پر مصری حملے کا خطرہ ٹل گیا۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ ان بیش بہا نوازشات کے بدلے میں امریکہ کو سعودی عرب سے کیا ملا؟ ۱۹۷۳ء میں ہونے والے تیل کا بائیکاٹ؟ نہیں یہ تو ایک کم تر بدلہ ہوگا! اصل عوض تو یہ ہے کہ سعودی عرب ۱۹۴۸ء، ۱۹۶۷ء اور ۱۹۷۳ء کی عرب اسرائیل جنگوں میں ملوث نہیں ہوا۔ اور خلیج کی جنگ میں تو سعودی عرب نے امریکہ کو حملہ کرنے کیلئے میدان فراہم کیا۔ امریکی افواج کے انجینئرنگ کور کے میجر جنرل ولیم رے (WILLIAMRAY) نے کہا ہے اتنی بڑی فوج کو اتنے کم وقت میں یکجا کرنے کیلئے دنیا میں کسی مقام پر بھی اتنی بڑی جگہ نہیں مل سکتی تھی! اس بات چیت میں بھی سعودی عرب سے زیادہ امریکہ کا ہمنوا اور معاون ثابت ہوا ہے۔ لیکن صورت حال ۱۹۴۸ء سے زیادہ مختلف نہیں۔ اس وقت کے امریکن صدر ٹرومین نے اپنے ایک دوست سے کہا تھا کہ "یہودی بڑے جذباتی ہیں اور عرب بات چیت پر آمادہ نہیں"۔ اس لئے پیش رفت مشکل ہے۔ سعودی عرب اور امریکہ کی دوستی اور رفاقت غنیمت ہے۔ ورنہ شرق اوسط پر حالیہ جمود کے صرف اللہ ہی کو اور کو ... [illegible]

---

[1] اس مضمون کے ساتھ نیوز ویک میں یہ تصویر شائع کی گئی ہے۔ ابن سعود روزویلٹ سے فوجی افسروں کی موجودگی میں بات چیت کر رہے ہیں۔ (مترجم)

شاہراہ غلبۂ اسلام پہ ہمارے بڑھتے ہوئے قدم

ڈیوائین لائف سوسائٹی میں احمدی مبلغ کی تقریر

مورخہ ۱۵ ار فروری کو ڈیوائین لائف سوسائٹی کا خصوصی اجلاس مقرر تھا جس میں مختلف مذاہب کے سرکردہ مقررین کو مدعو کیا گیا تھا۔ فادر مائیکل کی خواہش تھی کہ مسلمانوں کی نمائندگی جماعت احمدیہ کرے چنانچہ وقت مقررہ پر۔ خاکسار اور مکرم محمد قدرت اللہ صاحب غوری انجینئر نے شرکت کی۔ ۱۷ مقررین نے شرکت کی۔ آج کی اس نشست کا عنوان تھا "عدل" خاکسار نے حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کے بے نظیر خطاب عدل سے استفادہ کرکے اسلام اور عدل کے زیر عنوان تقریر کی جس کو پسند کیا گیا۔ اور سب مقررین نے خواہش کی کہ اس جلسہ کو قرآن مجید کی تلاوت سے ختم کیا جائے جس پر خاکسار نے قرآن مجید کی تلاوت کی بعد ازیں مکرم قدرت اللہ صاحب غوری نے منتخبہ آیات کریمہ اور احادیث و اقتباسات کا تلگو ترجمہ۔ سب مقررین کو تحفہ دیا جس کا اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھا اثر ہوا۔ الحمد للہ علیٰ ذالک ؏

جماعت احمدیہ حیدرآباد کی تبلیغی و تربیتی مساعی

حضور انور کی آمد پر حیدرآباد کے تقریباً ایک ہزار افراد جماعت جلسہ سالانہ قادیان پر کشاں کشاں کھینچے چلے آئے اور ایک اسپیشل بوگی بھی حیدرآباد سے قادیان تک گئی۔

۱۵ ر دسمبر سے ۱۷ ر جنوری تک حیدرآباد، سکندرآباد، چنتہ کنٹہ۔ کے ۲۵ خدام دہلی میں بحیثیت والنٹیرس کام کرتے رہے۔

☆۔ مکرم جاوید لطیف صاحب اسسٹنٹ ڈائریکٹر فلم انڈسٹری مشن ہاؤس تشریف لائے اور خاکسار سے تبادلہ خیال کیا اور اچھا اثر لیا۔ موصوف کو لٹریچر بھی دیا گیا۔

☆ ــ پریذیڈنٹ ہرے راما ہرے کرشنا جو انگریز ہیں سے آدھا گھنٹہ تبادلہ خیال کیا گیا۔ انہوں نے تلگو ترجمہ قرآن مجید جو انڈر فرینٹنگ ہے دیکھا اور بہت خوش ہوئے۔

☆ ــ سید الرحمٰن صاحب غیر از جماعت مترجم تلگو ترجمہ قرآن مجید جنہوں نے عربی متن کو بھی تلگو رسم الخط میں تیار کیا ہے سے تفصیلی تبادلہ خیال ہوا آپ نے بھی جماعت احمدیہ کی خدمات کو سراہا۔

☆ ــ ایڈیٹر کیبونل ہارمنی نے مشن ہاؤس آکر جلسہ سالانہ قادیان کی تفصیلات اور حضور انور کے انقلاب انگیز دورہ ہند کی تفاصیل حاصل کیں۔ اور ہندوستان کے اخبارات میں جو حضور کے دورہ سے متعلق خبریں شائع ہوئیں اُن کے متعلق معلومات حاصل کیں۔

☆ ــ کمشنر آف پولیس حیدرآباد کے دو خصوصی نمائندے مشن ہاؤس تشریف لائے جو صحافی تھے اُنہوں نے جماعت کے متعلق جملہ معلومات اور لٹریچر حاصل کیا۔ اور جماعت کی خدمات کو بہت پسند کیا۔

☆ ــ ڈاکٹر عبد الرزاق صاحب ممبر مجلس خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے خدمت انسانیت کرتے ہوئے چنتہ کنٹہ جاکر غیر از جماعت و غیر مسلم مریضوں کا مفت علاج کیا۔ جس سے جماعت کی خدمات کا غیروں پر بھی اچھا اثر ہو رہا ہے۔

☆ ۔ خدام الاحمدیہ حیدرآباد نے حضور انور کی آمد پر ایک خوبصورت پوسٹر شائع کیا تاکہ تمام اہالیان حیدرآباد حضور پر نور کی آمد سے آگاہ رہیں۔ مخالفین نے بھی اشتہار اور موٹر سائیکلوں پر چسپاں کئے جانے والے اسٹیکر تیار کروائے جس میں یہ لکھا ہوا ہے کہ قادیانی مسلمان نہیں ہیں۔

☆ ــ دو مقامات پر مستقل تعلیم القرآن کلاسز جاری ہیں جس کے نتیجہ میں اطفال اور ناصرات نے بہت اچھے انداز میں نماز باترجمہ یاد کرلی۔ اور قرآن مجید ناظرہ روانی سے اور قرأت سے بھی بہرہ ور ہو رہے ہیں۔

☆ ۔ بعد نماز عصر احمدیہ مسجد افضل گنج میں تفسیر قرآن مجید کا درس جاری ہے۔

☆ ــ حضور انور سے ملاقات کرنے کے بعد افراد جماعت میں ایک عظیم الشان تبدیلی نظر آتی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس جوش کو دوام بخشے۔ آمین۔

مالی لحاظ سے بھی احباب جماعت چندہ جات کی ادائیگی کی طرف خصوصی توجہ کر رہے ہیں۔ فجزاھم اللہ۔ مشن میں آنے والی متعدد شخصیتوں کو لٹریچر دیا گیا۔ اور پیغام حق پہنچایا۔

(حمید الدین شمس مبلغ حیدرآباد)

جمشید پور کے عظیم بک فیئر میں جماعت احمدیہ کا بک سٹال

ہندوستان کے صوبہ بہار کے جنوبی حصہ کا ایک مشہور شہر ہے جمشید پور۔ جسے ٹاٹا نگر بھی کہتے ہیں۔ مگر علمی اعتبار سے اس کی کوئی اہمیت نہیں سمجھی جاتی تھی۔ حسن اتفاق سے مقامی ٹیگور سوسائٹی کی کوشش اور ٹسکو (TISCO) کے جوائنٹ مینیجنگ ڈائریکٹر ڈاکٹر جے جے ایرانی کی دلچسپی و سرپرستی سے گذشتہ چھ سالوں سے یہاں ہر سال بک فیئر کا اہتمام ہوتا ہے۔ اور اس شہر صنعت میں علم کے متلاشیان اور علم دوست افراد کی کثرت سامنے آگئی ہے۔ اسلام کی نمائندگی کرنے کی خاطر اور اسلامی لٹریچر پیش کرنے کے لئے جماعت احمدیہ کی جانب سے ۱۹۸۹ء سے حصہ لینا شروع ہوا۔ اور اس تسلسل میں اب ۱۹۹۱ء تک تیسری بار حصہ لیا گیا۔ الحمد للہ۔

۹ ر نومبر تا ۱۷ ر نومبر ۱۹۹۱ء تک چلنے والے اس بک فیئر میں قبل از وقت سٹال بک کرلیا گیا۔ ۱۰×۱۰ کے سائز پر اس بک اسٹال کی پیشانی پر بڑے سائز کا ایک بینر لگایا گیا جس میں جلی حروف میں کلمہ طیبہ "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ" اور "احمدیہ مسلم انٹرنیشنل" لکھا تھا۔ نیز سٹال کی اندرونہ دیوار کو "محبت سب کے لئے نفرت کسی سے نہیں" اردو اور انگریزی میں لکھے ہوئے بینر سے سجایا گیا۔ مکرم ناظر صاحب نشر و اشاعت قادیان کے تعاون سے ہمارے سٹال میں اسلامی لٹریچر اردو، ہندی، انگریزی، بنگلہ، اور اڑیہ زبانوں میں کافی تعداد میں موجود تھا۔ علاوہ ازیں عربی، فارسی، رشین، اٹالین وغیرہ دیگر کئی زبانوں میں اسلامی لٹریچر موجود تھا۔

روزانہ دن کے دو بجے سے رات کے نو بجے تک بک فیئر کا سلسلہ جاری رہتا مگر اتوار کے دنوں میں صبح نو بجے سے رات نو بجے تک جاری رہتا۔ پچاس پیسے کے ٹکٹ پر زائرین کا داخلہ ہوتا رہا۔ مسلسل زائرین ہمارے سٹال میں آکر کتابوں کو بڑی دلچسپی سے ملاحظہ کرتے رہے۔ اور اپنی پسند کی کتابیں خریدتے رہے۔ اور کتابیں خریدنے والوں کو ان کی پسند سے تعلق رکھنے والا دوسرا لٹریچر بھی مفت یا کم قیمت پر دیا جاتا رہا۔ آنے والوں میں کئی مستفیقین، دانشور، افسران اعلیٰ اور ایڈیٹران اخبار بھی شامل تھے۔ کتاب A MAN OF GOD کو لوگوں نے بڑی دلچسپی سے دیکھا۔ یہی کتاب [illegible] ہدایت کے مطابق کئی دانشوروں کو مفت پیش کی گئی۔ ان میں سے اکثر نے اپنے نیک تاثرات کو ہمارے نوٹ بک میں یا مقامی اخبار میں شائع کیا۔ ہمارے سٹال میں کام کرنے والے کارکنان میں مقامی جماعت کے افراد کے علاوہ جماعت احمدیہ موسیٰ بنی مائنز کے معزز افراد بھی بڑی دلچسپی سے حصہ لیا تھا اور ان تمام کارکنان کے سلوک سے بھی زائرین متاثر ہوئے۔ ہماری طرف سے زائرین کو صد سالہ جلسہ سالانہ قادیان میں شرکت کی دعوت بھی دی گئی۔ جسے انہوں نے پسند کیا۔

(۱) :۔ ٹسکو (TISCO) کے جائنٹ مینیجنگ ڈائریکٹر جناب ڈاکٹر جے جے ایرانی بھی تشریف لائے تھے۔ اُن کو ہماری طرف سے "اسلامی اصول کی فلاسفی" انگریزی ترجمہ مطبوعہ لندن پیش کیا گیا۔ جسے اُنہوں نے بڑے احترام سے قبول کیا۔

(۲) :۔ جمشید پور کے ایک عظیم مسلم رفاہی ادارہ کریمیہ ٹرسٹ کے سربراہ مکرم مشفیق صاحب ہمارے سٹال پر تشریف لائے اور تفسیر کبیر کے مطالعہ کے شوق کا ذکر کیا۔ چنانچہ ہماری جماعت کے ایک رکن مکرم سید بشیر احمد صاحب نے اُن کی خدمت میں اپنی لائبریری سے تفسیر کبیر کی جلدیں پہنچائیں۔ جسے انہوں نے بہت پسند کیا۔ اور قادیان آنے کی دعوت کو قبول کیا۔ اور حضرت امام جماعت کی خدمت میں سلام اور درخواست دعا پہنچانے کو کہا۔ اللہ تعالیٰ ان کے ان نیک جذبات کو قبول فرمائے اور بنی نوع انسان خصوصاً مسلمانوں کی خدمات کو قبول فرمائے۔ آمین)

(۳) :۔ آل انڈیا ریڈیو کی طرف سے نمائندگان آکر ہم سے گفتگو کی۔ جسے انٹرویو ریکارڈ کیا۔ اور ہماری طرف سے مکرم سید بشیر احمد صاحب کا انٹرویو ریکارڈ کیا گیا جو بعد میں نشر کیا گیا۔

(۴) :۔ ہزار روپیہ کی کتب قیمتاً فروخت ہوئیں علاوہ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا کہ لاکھوں افراد تک اس بک فیئر کی بدولت، انفرادی ملاقاتیں، ریڈیو اور ریڈیو نشریہ کے ذریعہ پیغام احمدیت پہنچایا گیا۔ جن افراد نے بڑے اخلاص کے ساتھ اپنی خدمات پیش کی ہیں۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ انہیں قبول فرمائے اور آئندہ بڑھ چڑھ کر خدمات کی توفیق دے۔ آمین۔

(سید جاوید احمد انور سیکرٹری تبلیغ۔ جماعت احمدیہ جمشید پور)

مرکزِ احمدیت قادیان میں اعتکاف کی سعادت حاصل کرنیوالے احباب و خواتین کی فہرست

معتکفین مسجد مبارک :

۱ ۔ مکرم حاجی محمد عبد القیوم صاحب آف لکھنؤ ۔
۲ ۔ ” نعیم احمد شریف صاحب معلم وقف جدید
۳ ۔ ” احمد بھٹو صاحب قادیان ۔
۴ ۔ ” گیانی عبد اللطیف صاحب درویش امیر المعتکفین
۵ ۔ ” محمد منور صاحب گجراتی قادیان ۔
۶ ۔ ” نشاط احمد صاحب معلم وقفِ جدید
۷ ۔ ” مرزا منور احمد صاحب درویش قادیان ۔
۸ ۔ ” زین الدین حامد صاحب قادیان نائب امیر المعتکفین
۹ ۔ ” عبد الرحمٰن صاحب نسیم ”
۱۰ ۔ ” ناصر احمد صاحب ناصر آف ربوہ ۔
۱۱ ۔ ” غلام قادر صاحب درویش قادیان ۔
۱۲ ۔ ” عطاء الرحمٰن صاحب مبلغ تحریک جدید
۱۳ ۔ ” عبد السلام صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ
۱۴ ۔ ” پی ۔ عبد الناصر صاحب ” ” ”
۱۵ ۔ ” کے ۔ ناصر احمد صاحب ” ” ”
۱۱ ۔ مکرم محمد ناصر علی صاحب عثمان قادیان
۱۲ ۔ ” مولوی عطاء اللہ خان صاحب درویش قادیان
۱۳ ۔ ” ایم ۔ ابوبکر صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ
۱۴ ۔ ” فاروق احمد صاحب پشاوری قادیان
۱۵ ۔ ” محمد رشید صاحب طارق ”
۱۶ ۔ ” ملیادی احمد نوید صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ
۱۷ ۔ ” محمد داؤد صاحب ” ” ”
۱۸ ۔ ” شمس الدین صاحب تنویر قادیان
۱۹ ۔ ” شکیل احمد صاحب ”
۲۰ ۔ ” مجیب احمد صاحب آف سکندر آباد
۲۱ ۔ ” جاوید اقبال صاحب آف کشمیر
۲۲ ۔ ” چوہدری سکندر خان صاحب درویش قادیان
۲۳ ۔ ” محبوب احمد صاحب ابن مستری منظور احمد صاحب ”
۲۴ ۔ ” طاہر احمد صاحب چیمہ قادیان نائب امیر المعتکفین
۲۵ ۔ ” محمد معین خان صاحب بھاگلپوری ۔ قادیان
۲۶ ۔ ” رضوان احمد صاحب ملکانہ ”
۲۷ ۔ ” نعمت اللہ صاحب آسامی معلم تحریک جدید
۲۸ ۔ ” شمشیر علی احمد صاحب ” ”
۲۹ ۔ ” عقیل احمد صاحب ” ”
۳۰ ۔ ” محمد قمر الدین صاحب نیپالی ” ”
۳۱ ۔ ” محمد عین الحق صاحب ” ”
۳۲ ۔ ” محمد سراج احمد صاحب ” ”
۳۳ ۔ ” وسیم احمد صاحب ” ”
۳۴ ۔ ” ایم ۔ مہدی حسن صاحب نیپالی ” ”
۳۵ ۔ ” عبد الواحد صاحب ” ”
۳۶ ۔ ” محمد شاہجہان علی صاحب ” ”
۳۷ ۔ ” سلیم احمد صاحب ” ”
۳۸ ۔ ” سید تنویر احمد صاحب قادیان

معتکفین مسجد اقصیٰ :

۱ ۔ مکرم محمد زاہد صاحب قریشی آف شاہجہانپور
۲ ۔ ” داؤد احمد صاحب ننگلی قادیان
۳ ۔ ” منظور احمد صاحب گجراتی قادیان امیر المعتکفین
۴ ۔ ” خواجہ بشیر احمد صاحب قادیان ۔
۵ ۔ ” مزمل احمد صاحب متعلم مدرسہ احمدیہ
۶ ۔ ” عطاء اللہ ناصر صاحب ” ” ”
۷ ۔ ” نصیر الحق صاحب ” ” ”
۸ ۔ ” محمد نجیب خان صاحب ” ” ”
۹ ۔ ” ایم ناصر احمد صاحب ” ” ”
۱۰ ۔ ” مبارک احمد صاحب تغوی ” ” ”

معتکفات مسجد اقصیٰ :

۱ ۔ مکرمہ عظمیٰ خاتون صاحبہ اہلیہ مکرم ملک صلاح الدین صاحب بہاری مرحوم ۔
۲ ۔ ” قدسیہ خاتون صاحبہ ” ” محمد ابراہیم صاحب غالب درویش مرحوم ۔
۳ ۔ ” بشیر بیگم صاحبہ ” ” چوہدری منظور احمد صاحب چیمہ درویش مرحوم ۔ نگران معتکفات ۔
۴ ۔ ” آمنہ بیگم صاحبہ ” ” ملک صلاح الدین صاحب ایم ۔ اے درویش قادیان ۔
۵ ۔ ” امۃ الرؤف صاحبہ بنت مکرم فتح محمد صاحب نانبائی درویش مرحوم ”
۶ ۔ ” نفیسہ خاتون صاحبہ اہلیہ ” شریف احمد صاحب شیخوپوری درویش ”
۷ ۔ ” سلطانہ پروین صاحبہ بنت ” سعید احمد صاحب پونچھی ”
۸ ۔ ” ناصرہ بیگم صاحبہ اہلیہ ” بشیر احمد صاحب بانگروی درویش ”
۹ ۔ ” امۃ الحی صاحبہ ” ” محمد مظاہر حسین صاحب ۔ ”
۱۰ ۔ ” سیدہ نصرت جہاں صاحبہ ” ” عبد العظیم صاحب درویش مرحوم ” نائب نگران ۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

درخواستِ دعا

● ۔ مکرم خلیل احمد صاحب بشیر آف مغربی جرمنی اعانتِ بدر میں یکصد روپے ادا کرتے ہوئے والدین، بہن بھائیوں اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، ہر قسم کی پریشانیوں سے نجات پانے، دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال ہونے اور پردیس میں حفاظت کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں ۔ (خاکسار : عبد القدیم نیاز قادیان)

● ۔ خاکسار کی اہلیہ محترمہ حمیدہ خاتون صاحبہ مرحومہ کی وفات پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ قادیان و دیگر بزرگان اور احبابِ جماعت کی جانب سے کثرت سے تار، خطوط نیز ذاتی ملاقات کے ذریعہ تعزیتی پیغام ملے ہیں ۔ جس کے لئے میں ہر ایک کا ممنون و مشکور ہوں ۔ چونکہ بوجہ مجبوری خاکسار تمام احباب کا فرداً فرداً جواب نہیں دے سکتا اس لئے اعلانِ ہٰذا کے ذریعہ تمام احباب کا شکرگزار ہوں ۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء ۔ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں جگہ دے اور ہمیں صبرِ جمیل نصیب کرے ۔ آمین ۔

سید یعقوب الرحمٰن ۔ سابق صدر جماعتِ احمدیہ ۔ سونگھڑہ ۔

ولادتیں

★ ۔ مکرم فقیر حسین صاحب احمدی ولد مکرم رشید احمد صاحب احمدی ساکن ٹونگ تحصیل بابا بکالہ ضلع امرتسر پنجاب کو اللہ تعالیٰ نے ۸ رجنوری ۱۹۹۲ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے ۔ نومولود کا نام مبارک احمد تجویز کیا گیا ہے جو مکرم سید سلیمان صاحب مرحوم آف مونگھیر کا نواسہ ہے اس خوشی کے موقعہ پر مکرم رشید احمد صاحب نے اکیس ۲۱ روپے اعانتِ بدر میں ادا کئے ہیں ۔
نومولود کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر اور خادمِ دین ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے ۔
(ظہیر احمد خادم قادیان)

★ ۔ مکرم محمد عطاء اللہ صاحب ابن مکرم محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی کو اللہ تعالیٰ نے ۱۳ ر فروری ۹۲ء کو لڑکا عطا فرمایا ہے ۔ نومولود مکرم محمد عثمان صاحب نور بھدرک کا نواسہ ہے ۔ بچے کے خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کی درخواستِ دعا ہے ۔ موصوف محمد عطاء اللہ صاحب نے اعانتِ بدر میں تیس ۳۰ روپے اور شکرانہ فنڈ میں تیس ۳۰ روپے ادا کئے ہیں جزاہ اللہ تعالیٰ ۔
خاکسار : ایم ۔ اے ۔ ستار ۔ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ حیدرآباد ۔

★ ۔ اللہ تعالیٰ نے برادرِ اصغر چوہدری مبارک احمد طارق مقیم نارسبرگ سویڈن کو مورخہ ۱۵ ر فروری ۱۹۹۲ء کو پہلی بیٹی عطا فرمائی ہے جس کا نام حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے پیدائش سے قبل ہی " منزہ مبارک " تجویز فرمایا ہے ۔ نومولودہ مکرم چوہدری محمد عبد اللہ صاحب درویش قادیان کی پوتی اور مکرم نظام الدین صاحب مہمان حال مقیم سویڈن کی نواسی ہے ۔ نومولودہ کی صحت و سلامتی، درازیٔ عمر، نیک، صالح اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے ۔ (حمید احمد ناصر قادیان)

★ ۔ مکرم سید عبد المومن صاحب حال جرمنی کو خدا تعالیٰ نے ۲۱ ر مارچ ۹۲ء کو پہلا بیٹا عطا فرمایا ہے ۔ جس کا نام " سید شہباز احمد " تجویز کیا گیا ہے ۔ بچے کے دادا مکرم سید عبد المنصور صاحب ۲۵/۔ روپے اعانتِ بدر میں ادا کرتے ہوئے نومولود کے نیک صالح ۔ خادمِ دین اور والدین کے لئے قرۃ العین ہونے کے لئے درخواستِ دعا کرتے ہیں ۔
(برہان احمد ظفر مبلغ بمبئی)

★ ۔ اللہ تعالیٰ نے میرے بڑے بیٹے عزیزم منصور احمد کو بتاریخ ۲۳ ر جنوری ۱۹۹۲ء لڑکا عطا کیا ہے ۔ جس کا نام " عظیم احمد " رکھا گیا ہے ۔ نومولود مکرم محترم حضرت صوفی محمد فضل الٰہی صاحب کا پڑپوتا ہے ۔ نومولود کی صحت و سلامتی ۔ درازیٔ عمر ۔ نیک اور صالح ۔ دین کا حقیقی خادم بننے کے لئے درخواستِ دعا ہے ۔ (صوفی عزیز احمد OTTAWA)

درخواستِ دعا

خاکسار کے ہمزلف مکرم محمد عبد القیوم صاحب حیدرآباد اپنی پریشانیوں کے ازالہ دینی و دنیوی ترقیات اور بچیوں کے مناسب رشتوں کے لئے اسی طرح برادران نسبتی کے کاروبار میں برکت اور پریشانیوں کے ازالہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں ۔ خاکسار کی اہلیہ کی صحت دل کے دوسرے آپریشن کے بعد سے کمزور چلی آرہی ہے صحتِ کاملہ اور درازیٔ عمر کے لئے درخواستِ دعا ہے (خاکسار محمد کریم الدین شاہد قادیان)

خطبہ جمعہ
بقیہ صفحہ (۷)

ملاقاتیں ختم ہونے پر آخر پر اُس نے بیعت کی۔ آخری ملاقات تھی۔ بیعت کے بعد مجھے اتنی خوشی محسوس ہوئی کہ میں نے بے اختیار اُسے کہا: YOU HAVE MADE MY DAY اُس نے بے ساختہ اس کے جواب میں یہ کہا کہ AND YOU HAVE MADE MY LIFE میں نے کہا: تم نے تو میرا دن بنا دیا۔ اُس نے کہا: آپ نے تو میری زندگی بنا دی۔ مگر میں دعوت الی اللہ کرنے والوں کو خوشخبری دیتا ہوں کہ جب وہ کسی کی زندگی بنائیں گے تو خدا اُن کی ایک اور زندگی بنا دے گا۔ اور یہ ایک ایسا جاری فیض ہے جو کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ اس سے محرومی، زندگی کو ضائع کرنا ہے۔ اس لئے ہر دعوت الی اللہ کرنے والے کو یہ کوشش کرنی چاہیئے کہ دُعائیں کرتے ہوئے اِس کام کو آگے بڑھائیں۔ اپنے رُوحانی پھلوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھیں۔ ان کی لذّتوں سے فیض یاب ہوں۔ اور آگے اُن کو سراج بنا دیں۔ ایسا سراج جو اور چراغ روشن کرنے والا سراج بن جائے:

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ کا انتقالِ پُر ملال بقیہ صفحہ اوّل

ایک عظیم صدمہ ہے۔ اِس المناک سانحۂ ارتحال پر ہم حضرت امیر المومنین ایّدہُ اللہ تعالیٰ اور خاندان حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کے غمزدہ افراد کی خدمت میں گہرے دُکھ اور دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے دُعا گو ہیں کہ خدائے ارحم الراحمین محض اپنے فضل سے حضرت سیّدہ ممدوحہ کو جنت الفردوس میں اعلیٰ علیّین میں مقامِ قُرب عطا فرمائے نیز ہمارے محبوب امام اور آپ کے افرادِ خاندان اور تمام جماعت کے غمگین دِلوں کو صبر و سکون بخشے اور ہر آن حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ (ادارہ)

مرکزی مساجد قادیان میں نمازِ تراویح

مرکزی مساجد قادیان میں رمضان المبارک میں مندرجہ ذیل حفاظ کرام نے نمازِ تراویح پڑھانے کی سعادت حاصل کی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں دینی و دنیوی ترقیات و برکات سے نوازے۔

مسجد مبارک: مکرم حافظ قاری نواب احمد صاحب گنگوہی
سامع مکرم حافظ مرزا مظہر احمد صاحب
مسجد اقصیٰ: مکرم حافظ مظہر احمد صاحب طاہر
سامع مکرم حافظ سید رسول صاحب۔
مسجد ناصر آباد:
مکرم حافظ شریف الحسن صاحب۔
سامع مکرم عبد الجلیل صاحب۔
(ناظر دعوت و تبلیغ قادیان)

ارشادِ نبوی
اَلدِّیْنُ النَّصِیْحَۃ
(دین کا خلاصہ خیر خواہی ہے)
(منجانب)
یکے از اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

اخبار بدر آپ کا قومی آرگن ہے لہٰذا اس کی علمی اور مالی معاونت میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیجئے (مینیجر بدر)

خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم
جیولرز
پروپرائیٹر:- سید شوکت علی اینڈ سنز
پتہ:- خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی۔ فون:- ۶۲۹۴۴۳

روایتی زیورات جدید فیشن کے ساتھ
شریف جیولرز
اقصیٰ روڈ - ربوہ - پاکستان
پروپرائیٹر:-
حنیف احمد کامران
حاجی شریف احمد
PHONE:- 04524 - 649.

بہترین ذکر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ اور بہترین دُعا اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ ہے۔ (ترمذی)
C.K.ALAVI RABWAH WOOD INDUSTRIES
MAHDI NAGAR, VANIYAMBALAM - 679339 (KERALA)
TIMBER LOGS SAWN SIZE
TEAK POLES & WOODEN FURNITURE.

QURESHI ASSOCIATES
MANUFACTURERS - EXPORTERS - IMPORTERS
HIGHLY FASHION LADIES MADE - UP
OF 100% PURE LEATHER, SILK WITH SEQUENCES
AND SOLID BRASS NOVELTIES / GIFT ITEMS. ETC.
MAILING ADDRESS 4378/4 B. MURARI LAL LANE ANSARI ROAD, NEW DELHI - 110002 (INDIA)
PHONES:- 011-3263992, 011-3282643.
FAX:- 91-11-3755121 SHELKA, NEW DELHI

SUPER INTERNATIONAL
PHONES:- OFF. 6378622 RESI. 6233389
(PLEASE CONTACT FOR IMPORT AND EXPORT GOODS OF ALL KINDS)
PLOT NO. 6 TARUN BHARAT CO-OP. SOCIETY LTD.
OLD CHAKALA, SAHAR ROAD.
(ANDHERI EAST) BOMBAY - 400099

قادیان میں مکان و پلاٹ وغیرہ کی خرید و فروخت کے لئے ملیں:-
نعیم احمد ڈار
احمد پراپرٹی ڈیلر
احمدیہ چوک قادیان

طالبِ دُعا:-
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS
۱۶ بینٹنک لین کلکتہ - ۷۰۰۰۰۱

"ہماری اعلیٰ لذّات ہمارے خدا میں ہیں"
(کشتی نوح)
Starline
پیش کرتے ہیں:-
آرام دہ، مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ، ہوائی چپل نیز ربر، پلاسٹک اور کینوس کے جوتے
NEW INDIA RUBBER WORKS (P) LTD.
CALCUTTA - 700015

YUBA
QUALITY FOOT WEAR
اَلَیْسَ اللّٰہُ بِکَافٍ عَبْدَہٗ
(پیشکش)
پائل پولیمرز کلکتہ - ۷۰۰۰۲۹
فون نمبرز:-
43-4028 - 5137 - 5206